بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

شمارہ 26

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

20 جمادی الاول 1426 ہجری 28 احسان 1384 ہش 28 جون 2005ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB-
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 25 جون (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ میں شریک ہونے والے مہمانوں اور میزبانوں کو بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کرسکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہوں

اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کی 1908 میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو معاہدہ امن کی طرف دعوت

اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کرسکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہوسکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سن کر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاصکر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجنابؐ کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگ تر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہوگئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بناء پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں ...... اور چونکہ وید پر ہزارہا برس گزر گئے ہیں اس لئے ممکن ہے کہ مختلف زمانوں میں بعض وید کے بھاشکاروں نے کئی قسم کی کمی بیشی کی ہوگی۔ پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہ ہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہے۔

اور پھر جب ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے اور کسی جگہ اس میں سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کی تعلیم نہیں بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ (حٰمٓ سجدہ) یعنی نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی اور نہ کسی اور مخلوق کی اور اس کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا علاوہ اس کے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھلانے کے لئے ایک آئینہ ہے کیوں وحشیانہ طور کے اس پر حملے کئے جائیں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے۔ کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔ کیا یہ نیک معاملہ ہے کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جائے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب کرایا جائے۔

اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گو تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کردیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیش رو کی خدمت میں پیش کریں گے ...... اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ابھی تو وہ لوگ مجھے بھی کافر اور دجال قرار دیتے ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جب ہندو صاحبان میرے ساتھ ایسا معاہدہ کرلیں گے تو یہ لوگ بھی ہرگز ایسی بیجا حرکت کے مرتکب نہیں ہوں گے کہ ایک مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلائیں۔ ایسی گالیاں تو درحقیقت انہیں لوگوں کی طرف منسوب کی جائیں گی جو اس حرکت کے مرتکب ہوں گے اور چونکہ ایسی حرکت حیا اور شرافت کے برخلاف ہے اسلئے میں امید نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کے بعد وہ لوگ اپنی زبان کھولیں۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کے لئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھدار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 23 پیغام صلح صفحہ 452 تا 456)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ 10 / مارچ 1995ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ پروگرام 'ملاقات' 10 / مارچ 1995ء سے بعض سوالات اور ان کے جواب اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

سوال: اسلامی نظام میں بینکنگ کا کیا سسٹم ہوگا۔ یعنی کیسے کام کرے گا۔ Investers کے لئے اس میں کیا Attraction ہوگی۔ ضرورت مند کو قرض کن شرائط یا Basis پر ملے گا۔ مثلاً تاجر کو گھر کے خریدنے کے لئے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: اس وقت جو آپ نے سوال اٹھایا ہے اس کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ موجودہ اقتصادیات کا غلط تاثر پیدا ہوگا۔ Invester کو بنک میں جمع کرانے کی دلچسپی نہیں ہوتی، بینک سے لینے کی دلچسپی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ سوال ہی الٹ ہے۔ بینک میں وہ جمع کراتا ہے جس بیچارے کو کوئی تجارت کا سلیقہ نہیں ہے یا اتنے تھوڑے روپے ہیں کہ وہ ان کو کسی خاص مصرف میں لا نہیں سکتا، تو وہ بینک میں جمع کراتا ہے۔ اور جو تاجر جمع کراتا ہے وہ زیادہ لینے کی خاطر جمع کراتا ہے۔ اس کے پیسے پر بنک نہیں چلتے، وہ بنک کے پیسوں پر چلتا ہے۔ اور اسی میں آپ کا جواب آجانا چاہئے۔ اس لئے یہ نظام مہلک ہے۔ یہ سادہ لوح عام انسانوں کی دولت کو کھینچ کر چند ہاتھوں میں پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے اور اسی سے سوسائٹی کی ساری اقتصادی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس اسلام اس قسم کا کوئی بنک جاری نہیں کرے گا۔

سوال: اسلام میں Homosexual کی کیا سزا ہے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

"وہ اگر قوم کی قوم Homosexual ہو جائے تو اس کی سزا یہ ہے کہ وہ جو دو بستیاں برباد کر دی گئیں تھیں، اسی طرح ساری قوم کو برباد کر دیا جائے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ اسلام میں سزا جو ہے Individual، وہ تو ہے صرف اُن کو سزا دو، بدنی سزا۔ اتنا ہی ہے۔ کس حد تک دو، اس کی تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہی جس طرح میں نے ... انیوں اور ظلم کرنے والوں کے لئے ایک ... فیصلے کا امکان چھوڑ دیا ہے کہ حسب حالات عدل سے کام لو۔ سزا اتنی دو جتنی ضرورت ہے۔ یہ روح ہے قرآن کریم کی۔ یہ ہر جگہ واضح کی گئی ہے۔ اس لئے اس کو مزید وہاں کھولنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کسی ظلم کا اس سے بڑھ کر بدلہ نہیں دینا۔ کسی سزا میں تعدّی نہیں کرنی۔ ہاں اگر وہ ظلم زیادہ ہے تو کم بھی نہیں دینی۔

اور جہاں تک تعلق ہے ان بستیوں کو ہلاک کرنے کا یہ سزا اس لئے دی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جنس کو افزائش نسل کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ مقصد تھا جس کی وجہ سے اس میں ایک لذت رکھ دی گئی۔ وہ لوگ جو مقصد کو چھوڑ دیں اور صرف لذّت کے لئے کچھ بھی کریں ان میں سے یہ وہ لوگ ہیں جو قطعی طور پر اس کو وہاں استعمال کرتے ہیں جہاں پروڈکشن کا سوال ہی کوئی نہیں۔ اصل مقصد سے اتنا ہٹ گئے کہ جو مقصد تھا اُسے کلیۃً Wipe out کر دیا ہے۔ تو پھر دوسرے معنوں میں زندہ رہنے اور آئندہ زندگی کو جاری رکھنے کے حق سے خود دستبردار ہو گئے ہیں۔

یہ وجہ تھی کہ اور کسی جرم میں (انبیاء کے انکار کے سوا، اس میں بھی ایک حد تک جب پہنچے ہیں۔ جب یہ یقین ہو گیا۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اے خدا اب اگر یہ زندہ رہیں گے تو سوائے خبیث لوگوں کے اور بچے نہیں دیں گے اب۔ اور یہ اس لئے کہا کہ اللہ نے پہلے سے خبر دی تھی یہ حال ہو گیا ہے۔ تو اس وقت اس کا ایک ہی منطقی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کو مٹا دیا جائے، وہ الگ بات ہے) لیکن عام گناہ جتنے ہیں، بدیاں ہر قسم کی، فسق و فجور، اُن کے نتیجہ میں کبھی نہیں مٹایا گیا، سوائے ان دو بستیوں کے۔ یہ پیغام ہے کہ تمہارا جواب یہ ہے کہ تم نے خدا کے اس اصول کو تسلیم نہیں کیا۔ تخلیق کی غرض و غایت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ پھر تم زندہ رہنے کے لائق ہی نہیں رہے۔

❀❀❀❀❀

قبولیتوں کا دروازہ

حضرت مسیح موعود کے مکتوب ۱۵ / فروری ۱۹۸۸ء سے ایک پُرمعارف اقتباس:

"محبت ایک خاص حق اللہ جل شانہ کا ہے جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردان خدا کو ملتی ہیں، تمام قبولیتیں جو ان کو حاصل ہوتی ہیں کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز اور روزہ سے ملتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہے۔ اسی کے ہو جاتے ہیں، اسی کے ہو رہتے ہیں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ ۲۷ .مطبوعہ فروری ۱۹۲۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ 9 / مئی 1997ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ پروگرام 'ملاقات' 9 / مئی 1997ء سے بعض سوال اور ان کے جواب اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "فتح اسلام" میں ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہونگے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔" (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 9) **اس میں یہودیوں کا خصوصی ذکر کیوں ہے؟**

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔ اس موقع پر وہی یہودی مراد ہیں جن کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی کہ آخری زمانے میں یہ امت جو میری طرف منسوب ہو رہی ہے یہود سے ایسی مشابہ ہو جائے گی جیسے ایک جوتی دوسری جوتی سے۔ تو حضرت مسیح نے پرانے یہودیوں سے لڑائی لڑی تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے وقت کے یہودیوں سے لڑیں گے۔ مگر تیغ و تبر سے نہیں، دلائل سے لڑ رہے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: یہودی کا لفظ جتنا مرضی کڑوا لگے یہ ہم نے نہیں بنایا، یہ آنحضرت ﷺ نے بنایا ہے اس لئے ہے ہمت تو لڑ بیٹھیں۔ یہاں آکر بالکل بے بس ہو جاتے ہیں۔ دانت پیستے ہیں۔ غصہ ہم پر اتارنے کے لئے کوشش کرتے ہیں مگر بے اختیاری ہے۔ امت کے مالک نہیں، جس کو خدا نے دنیا کی ملکیت عطا فرمائی ہے اس نے فرمایا ہے یہ امت یہود کے مشابہ ہو جائے گی ایسی مشابہہ جیسے جوتی، جوتی کے۔ جو بدکاریاں ان میں تھیں وہ ان میں بھی ہونگی۔ جو ہم دیکھ رہے ہیں (کہ) نہیں! آج بھی اخباروں میں چھپ رہی ہیں۔ تو اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں شک کون سا رہ گیا ہے۔ ایک دوسرے کا گلا کاٹتے، اسی طرح سفاک ہو گئے ہیں۔ ابھی ان کو پتہ نہیں لگا لیا ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان یہودیوں کی لڑائی کی بات کی ہے جو آپ کے زمانہ میں ہیں۔

☾☾☾☾☾

سوال: بسم اللہ ہر سورۃ کے شروع میں ہے۔ جب نماز میں کسی سورۃ کو تلاوت کیا جاتا ہے تو کیا بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: پڑھنا ضروری ہے مگر بالجہر ضروری نہیں ہے۔ صرف فقہاء کا اختلاف ہے۔ شافعی بالجہر پڑھنے پر اصرار کرتے ہیں بلکہ اکثر عرب احمدی بھی ہوتے ہیں تو جب نماز کی امامت کراتے ہیں تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے ہیں اور کبھی ہم نے روکا بھی نہیں۔ کیونکہ ایسا مسئلہ ہے ہی نہیں جسے اصرار کے ساتھ نافذ کیا جائے۔ دو امکانات ہیں اور دونوں ہی جماعت احمدیہ میں رائج رہے ہیں۔ لیکن چونکہ حنفی فقہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باقی فقہوں پر فوقیت دی تھی اس لئے جماعت احمدیہ کا مسلک اسی فقہ پر چلا آیا ہے اور حنفی بسم اللہ بالجہر نہیں پڑھتے اور دوسرے جو پڑھتے ہیں ان پر کبھی اعتراض بھی نہیں کیا۔ یعنی ایسی تھڑدلی نہیں دکھائی کہ بالجہر پڑھیں تو کہیں تمہاری نماز خراب ہو گئی۔

میرے ماموں ولی اللہ شاہ صاحب کیونکہ کافی عرصہ عربوں میں جا کے رہے تھے تو اُن کو عادت تھی ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ بالجہر پڑھنے کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے اس علم کے باوجود ان کو بار ہا امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔ جمعہ پڑھاتے رہے ہیں اور کبھی ایک صحابی نے یا کبھی کسی ایک احمدی نے میرے علم کے مطابق اُن پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ بسم اللہ بالجہر کیوں پڑھتے ہیں۔ ان مسائل کو ہم ایک دوسرے سے لڑنے اور پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ ایک انسان سچے دل سے سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا ہوگا تو کرتا رہے۔ ایک دوسرا سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق ہوگا تو کرتا رہے۔ دونوں مبارک ہیں اس کے لئے۔ جماعت کے ایک تشخص کے طور پر جو چیز اب رائج ہو چکی ہے وہ یہی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اونچی تلاوت نہیں کی جاتی مگر کوئی آج بھی کرے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

❀❀❀❀❀

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

خطبہ جمعہ

جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے

اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں

افریقہ کے حالیہ دورہ میں افراد جماعت کی خلافت سے بے پناہ محبت اور اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے

خلافت سے متعلق بعض وسوسہ اندازوں کی چالوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کا زبردست جواب

خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلہ خلافت قائم رہے گا اور کوئی شیطان اس میں رخنہ اندازی نہیں کرسکے گا

صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے احباب جماعت کے لئے دعاؤں، درود و استغفار اور نوافل اور نفلی روزہ رکھنے کی خصوصی تحریک

زیمبیا میں ایک حادثہ میں شہید ہونے والے احمدیوں کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 27 رمئی 2005ء (27 رہجرت 384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا- يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ-﴾

(سورۃ النور آیت نمبر 56)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے۔ اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپؑ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلۂ خلافت تاقیامت جاری رہنا تھا۔

پس آج 97 سال گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت گزشتہ 97 سال سے پوری ہوتی دیکھی ہے اور دیکھ رہا ہوں۔ اور نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ گزشتہ مثالیں تو بہت ساری ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد، پھر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد، پھر حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد۔ لیکن جیسے کہ میں پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں کہ خلافت خامسہ کے انتخاب کی کارروائی دیکھ کر، جو ایم ٹی اے پر دکھائی گئی تھی، مخالفین نے یہ اعتراف کیا کہ تمہارے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن یہ بہرحال پتہ لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ تو بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے اور اس کی نعمت ہے جس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور یہ شکر ہی ہے جو اس نعمت کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ یعنی اگر تم شکر گزار بنے رہو تو میں اور بھی زیادہ دوں گا۔ اس نعمت کے جو افضال ہیں ان سے میں تمہیں بھرتا چلا جاؤں گا۔

بہرحال ایک تو اس دن کی اہمیت کی وجہ سے، آج 27 مئی ہے، اور دوسرے جو اس خطبے کا محرک بنا ہے وہ ایک مضمون ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب نے لکھا تھا لیکن آج کل اس کو کوئی شخص مختلف لوگوں کو بھیج رہا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو خلافت کا مقام واضح کرنے کے لئے لکھا تھا اور اس کی وضاحت میں اپنے ذوق کے مطابق اس بات کا بھی ذکر فرمایا تھا کہ خلافت جماعت احمدیہ میں کب تک چلے گی یا اس کی کیا صورت ہو گی۔ لیکن یہ بات بہرحال واضح ہے اور اس میں رتی بھر بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ جماعت میں کسی وقت بھی کسی انتشار کا پھیلانا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذہن میں نہیں تھا یا مقصد نہیں تھا۔ لیکن اس شخص نے جو آج کل مختلف لوگوں کو یہ مضمون بھیج رہا ہے اس کے عمل سے یہ لگتا ہے کہ جماعت خلافت کے بارے میں شکوک و شبہات میں گرفتار ہو۔ مثلاً اس سے لگتا ہے کہ اس کی نیت نیک نہیں ہے کہ بذریعہ ڈاک جن کو بھی مضمون فوٹو کاپی کر کے بھجوایا گیا اس پر لکھا گیا ہے، ایک مہر لگائی ہے کہ ایک احمدی بھائی کا تحفہ۔ اب اگر نیک نیت تھا تو نام کے ساتھ بلکہ نظام جماعت سے یا مجھ سے پوچھ کر بھیج سکتا تھا کہ اس طرح اس مضمون کی میں اشاعت کرنا چاہتا ہوں۔ بڑی ہوشیاری دکھائی ہے کہ مضمون انہیں الفاظ میں بھیجا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکتا وغیرہ کی وضاحتیں بھی اس میں ہیں۔ لیکن حضرت میاں صاحب کے اس نظریے کو بھی اجاگر کیا گیا ہے کہ ایک وقت میں خلافت کی جگہ ملوکیت لے لے گی یعنی بادشاہت آ جائے گی۔ تو بہرحال یہ حضرت میاں صاحب کا اپنا ایک ذوقی نظریہ تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس وقت اس کا علم ہونے کے بعد اس نظریے کی تردید میں ایک وضاحت بھی شائع فرمائی تھی۔ آگے وضاحت میں کچھ باتیں کھولوں گا۔ تو ان صاحب کی حرکت سے لگتا ہے جیسے وہ یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے چار خلفاء کی خلافت تو ٹھیک تھی لیکن اب خلافت نہیں رہی۔ بہرحال اس بارے میں اسی مضمون سے دکھاؤں گا جو حضرت میاں صاحب کا ہے کہ یہ ان صاحب کی عقل کا قصور ہے اور جن کو یہ مضمون بھیجے گئے ہیں ان میں سے بھی اگر کسی کے دل میں کوئی شک، کوئی شبہ ہے تو وہ بھی دور ہو جائے۔

لیکن اس سے پہلے جو میں نے آیت تلاوت کی ہے اس کی کچھ وضاحت کروں گا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ، تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یعنی خلافت قائم رکھنے کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آ رہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو و لعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہو گئے، دنیاداری ان کی نظر میں اللہ تعالیٰ

کے احکامات سے زیادہ محبوب ہوگئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہو جائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہئے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تو یہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا یہ وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام واستحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔

اب مثلاً ایک صاحب نے مجھے لکھا، شروع کی بات ہے، کہ تم بڑی پلاننگ کر کے خلیفہ بنے ہو۔ پلاننگ کیا تھی؟ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کا اعلان الفضل اور ایم ٹی اے پر تمہاری طرف سے ہوتا تھا تا کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ اِنَّا لِلّٰہ ۔ یہ میری مجبوری تھی اس لئے کہ حسب قواعد مجھے ناظر اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے یہ کرنا تھا۔ بہر حال جرأت اس شخص میں بھی نہیں جس نے یہ لکھا کیونکہ یہ بے نام خط تھا۔ تو ایسا شخص تو خود منافق ہے۔ اگر خلافت پر اعتماد نہیں تو پھر احمدی رہنے کا بھی فائدہ نہیں۔ اور اگر پھر بھی ایسا شخص اپنے آپ کو احمدی ثابت کرتا ہے تو وہ منافق ہے۔ مختصراً بتادوں کہ اس وقت میرا تو یہ حال تھا کہ جب نام پیش ہوا تو میں ہل کر رہ گیا تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ کسی کا بھی ہاتھ میرے حق میں کھڑا نہ ہو۔ اور اس تمام کارروائی کے دوران جو میری حالت تھی وہ میں جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے۔ یہ تو بے وقوفوں والی بات ہے کسی کا یہ سوچنا کہ خلافت کے لئے کوئی اپنے آپ کو پیش کرے۔ عموماً غیر مجھ سے پوچھتے ہیں تو اُن کو میں ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یہ جواب دیا کرتا ہوں، ان سے بھی کسی نے پوچھا تھا کہ کیا آپ کو پتہ تھا کہ آپ خلیفہ منتخب ہو جائیں گے۔ تو ان کا جواب یہ تھا کہ کوئی عقلمند آدمی یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ تو یہ صاحب لکھنے والے یا تو مجھے بیوقوف سمجھتے ہیں اور اپنی بات کی یہ خود ہی تردید بھی کر رہے ہیں (جس سے لگتا ہے کہ یہ بیوقوف نہیں سمجھتے) کیونکہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ تم نے بڑی ہوشیاری سے اپنا نام پیش کروایا۔ بہر حال مختلف وقتوں میں شیطان اپنی چالیں چلتا رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلہ خلافت کو ہمیشہ کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ اب میں اس طرف آتا ہوں، وہ ضمنی باتیں تھیں، کہ خلافت جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رہنی ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مشکوۃ .باب الأنذار والتحذیر)

اور یہ جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔ پس یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا۔ یہ دائمی ہے۔ اور یہ الٰہی تقدیر ہے۔ اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔

یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپؐ ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بتادوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلتے جانا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔ اسی لئے اس پر قائم رکھنے کے لئے میں پہلے دن سے ہی مسلسل تربیتی مضامین پر اپنے خطبات وغیرہ دے رہا ہوں۔

یہ وعدہ یا خبر جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس کی تجدید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دے کر بھی اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"غرض (خدا تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے"۔ (یعنی ان پڑھ، جاہل، گاؤں کے رہنے والے) "صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں، فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔"

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں"۔ فرماتے ہیں: "لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک وقت میں بہت سارے ہوں گے اس کا مطلب ہے کہ مختلف وقتوں میں آتے رہیں گے۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔ (رسالہ الوصیّت .روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 307)

تو دیکھیں کہ کتنا واضح ہے کہ خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں تیرے ماننے والے ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ یہ غلبہ توحید کے قیام اور ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ میں کسی خاص خاندان میں سے یا کسی خاص ملک میں سے ایسے لوگ کھڑے کروں گا جو دین کے استحکام کے لئے کوشش کریں گے بلکہ فرمایا کہ صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعاؤں میں لگے رہو۔

پس بجائے ہوشیاریاں، چالاکیاں دکھانے کے صالح بنو اور دعاؤں میں لگے رہو تا کہ یہ خلافت کا انعام تم میں ہمیشہ جاری رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ اعزاز قائم رکھنے کے لئے، اگر یہ گزشتہ 97 سال سے کسی خاص ملک کے لوگوں کے حصے میں آ رہا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے حصے میں آ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ
(اپنی اولاد کی عزت کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471,2237-8468

رہا ہے تو اس کو قائم رکھنے کے لئے، دعاؤں اور نیک اعمال کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی قوم بھی جو اخلاص اور وفا اور تقویٰ میں بڑھنے والی ہوگی اس علمؔ کو بلند کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ قدرت دائمی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دائمی قدرت کے ساتھ شرائط ہیں۔ اعمال صالحہ۔

اب افریقہ کے دورے میں گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی مختلف ملکوں میں جا کر میں نے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے جو نظارے دیکھے ہیں ان کی ایک تفصیل ہے۔ بعض محسوس کئے جاسکتے ہیں، بیان نہیں کئے جاسکتے۔ تنزانیہ کے ایک دور دراز علاقے میں جہاں سڑکیں اتنی خراب ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچنے میں چھ سات سو کلومیٹر کا سفر بعض دفعہ آٹھ دس دن میں طے ہوتا ہے۔ ہم اس علاقہ کے ایک نسبتاً بڑے قصبے میں جہاں چھوٹا سا ائرپورٹ ہے، چھوٹے جہاز کے ذریعہ سے گئے تھے تو وہاں لوگ ارد گرد سے بھی ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان میں جوش قابل دید تھا۔ بہت جگہوں پر وہاں ایم ٹی اے کی سہولت بھی نہیں ہے۔ اس لئے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ایم ٹی اے دیکھ کر اور تصویریں دیکھ کر یہ تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ یہ جوش بتاتا تھا کہ خلافت سے ان نیک عمل کرنے والوں کو ایک خاص پیار اور تعلق ہے۔ جن سے مصافحے ہوئے ان کے جذبات کو بیان کرنا بھی میرے لئے مشکل ہے۔ ایک مثال دیتا ہوں۔ مصافحے کے لئے لوگ لائن میں تھے ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی جذبات سے مغلوب ہو کر رونا شروع کر دیا۔ کیا یہ تعلق، یہ محبت کا اظہار، ملوک یا بادشاہوں کے ساتھ ہوتا ہے یا خدا کی طرف سے دلوں میں پیدا کیا جاتا ہے۔

ایک صاحب پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے، ضد کر کے 40-50 کلومیٹر یا میل کا فاصلہ طے کر کے مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور فالج سے ان کے ہاتھ مڑ گئے تھے، ان مڑے ہوئے ہاتھوں سے اس مضبوطی سے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کہ مجھے لگا کہ جس طرح شکنجے میں ہاتھ آ گیا ہے۔ کیا اتنا تردد کوئی دنیاداری کے لئے کرتا ہے۔ غرض کہ جذبات کی مختلف کیفیات تھیں۔ یہی حال کینیا کے دور دراز کے علاقوں کے احمدیوں میں تھا اور یہی جذبات یوگنڈا کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کے تھے۔ جو رپورٹس شائع ہوں گی ان کو پڑھ لیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ خلافت کے لئے لوگوں میں کس قدر اخلاص ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی نیک عمل اور اخلاص، جماعت احمدیہ میں ہمیشہ استحکام اور قیام خلافت کا باعث بنتا چلا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رہے کہ اگرچہ قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی آیتیں ایسی ہیں جو اس امت میں خلافت دائمی کی بشارت دیتی ہیں۔ اور احادیث بھی اس بارہ میں بہت سی بھری پڑی ہیں۔ لیکن بالفعل اس قدر لکھنا اُن لوگوں کے لئے کافی ہے جو حقائق ثابت شدہ کو دولت عظمیٰ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور اسلام کی نسبت اس سے بڑھ کر اور کوئی بد اندیشی نہیں کہ اس کو مردہ مذہب خیال کیا جائے اور اس کی برکات کو صرف قرنِ اول تک محدود رکھا جاوے''۔

(شہادۃ القرآن ۔روحانی خزائن جلد 6۔صفحہ 355)

پس اس کے بعد کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ ہم ان بحثوں میں پڑیں کہ خلافت کب تک رہنی ہے اور کب ملوکیت میں بدل جانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نیک اعمال کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور خلافت کا سلسلہ ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی بد اندیشی نہیں کہ اسلام کو مردہ مذہب خیال کیا جاوے اور برکات کو صرف قرن اول تک محدود رکھا جائے۔ شروع سالوں تک جو اسلام کے ابتدائی سال تھے ان تک محدود کر رکھا جائے۔ اسی طرح یہ بھی بد اندیشی ہے کہ یہ کہا جائے کہ پہلی چار خلافتوں کے مقابل پر چار خلافتیں آگئیں اور بس۔ اللہ تعالیٰ میں صرف اتنی قدرت تھی کہ پہلی خلافت راشدہ کے عرصہ کو تقریباً تین گنا کر کے خلافت کے انعام سے نوازے اور اس کے بعد اس کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہ ۔ اور جیسا کہ میں حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے دکھا آیا ہوں کہ اگر کسی کی ایسی سوچ ہے تو غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے ہاں تم میں سے ہر ایک اپنے عملوں کی فکر کرے۔

اب میں مختصراً ان صاحب کی طرف آتا ہوں جنہوں نے بڑی ہوشیاری سے مضمون پھیلا کر بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی طرف سے ایسے لوگوں کو آلۂ کار بنانے کی کوشش کی ہے جو شاید اس سوچ میں پڑ جائیں لیکن انہیں پتہ نہیں کہ جماعت کی اکثریت خلافت سے سچی وفا اور محبت رکھنے والی ہے اور وہ جن کو یہ مضمون بھجوائے گئے ہیں انہوں نے نظام کو یا مجھے اس سے آگاہ کر دیا ہمیں بھجوا دیئے۔ شیطان نے ایک چال چلی تھی لیکن وہ ناکام ہو گیا۔ لیکن جماعت کو بتانا میرا فرض ہے کہ وہ آئندہ محتاط رہیں۔ ان صاحب نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی اس بات کو انڈر لائن کیا ہے کہ کسی نبی کے بعد خلافت متصلہ کا سلسلہ دائمی طور پر نہیں چلتا بلکہ صرف اس وقت تک چلتا ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ نبوت کے کام کی تکمیل کے لئے ضروری خیال فرمائے اور اس کے بعد ملوکیت کا دور آ جاتا ہے یعنی تسلسل قائم نہیں رہتا۔ ایک کے بعد دوسرا خلیفہ نہیں آتا۔ روحانی طور پر سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن یہاں بھی واضح ہو کہ کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن تھا مکمل ہو گیا ہے؟ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ حضرت میاں صاحب کا اپنا نظریہ تھا اور اس بارے میں ایک دو اور جگہ اس مضمون میں جو میں نے الفاظ پڑھتے ہیں اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں لیکن یہ صاحب حضرت میاں صاحب کے اسی مضمون میں یہ الفاظ بھی پڑھ لیں کہ سچے خلفاء کی علامات کیا ہیں۔ آپ اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ پہلی اور ظاہری علامت یہ ہے کہ مومنوں کی جماعت کسی شخص کو اتفاق رائے یا کثرت رائے سے خلیفہ منتخب کرے۔

اب یہ صاحب بتائیں کہ کیا خلافت خامسہ کے انتخاب میں یہ نہیں ہوا۔ مجلس انتخاب میں تو بہت سے ایسے ممبران تھے جو مجھے جانتے بھی نہیں تھے لیکن الٰہی تقدیر کے ماتحت انہوں نے میرے حق میں رائے دی اور اکثر نے یہ کہا کہ ہمارے دل میں یہ خدائی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ اور اس بات کی وضاحت بھی حضرت میاں صاحب نے مضمون میں کی ہوئی ہے۔ بہرحال میں میاں صاحب کے حوالوں سے اس لئے بات کر رہا ہوں کہ ان کے مضمون میں ہی جواب موجود ہیں۔ اور یہ بھی کہ تم جلد بازی نہ کرو۔ پھر آپ لکھتے ہیں۔ دوسری علامت یہ ہے جو باطنی علامتوں میں سے ہونے کی وجہ سے کسی قدر غور اور مطالعہ چاہتی ہے۔ وہ ہے قرآن شریف کی آیت استخلاف یعنی ﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا﴾ کہ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ہر خلیفہ کی وفات کے بعد عموماً جماعت میں ایک زلزلہ وارد ہوتا ہے۔ جماعت کے لوگ خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا کی سنت ہے کہ وہ اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے ذریعہ انہیں اطمینان اور تمکنت عطا فرماتا ہے۔ اب آپ میں سے ہر کوئی گواہ ہے بلکہ دنیا کا ہر احمدی گواہ ہے، ہر بچہ گواہ ہے کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد جو ایک خوف کی حالت تھی اسے اللہ تعالیٰ نے سکینت میں نہیں بدل دیا؟ اگر ان صاحب کے لئے یہ دلیل کافی نہیں تو اللہ ہی رحم کرے۔ اور تیسری علامت حضرت میاں صاحب نے اپنی ذوقی علامت بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں نبی پر ظاہر کر دیتا ہے کہ کون آئندہ ہونا ہے۔ بہرحال اس کا تعلق تو نبی سے ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ نبی کی طرف سے اظہار بھی ہو۔ تو ان صاحب سے میں حضرت میاں صاحب کے الفاظ میں یہی کہتا ہوں کہ اس زمانے کی قدر کو پہچانو اور اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے نیک نمونہ چھوڑو تا کہ بعد کی نسلیں تمہیں محبت اور فخر کے ساتھ یاد کریں، اور تمہیں احمدیت کے معماروں میں یاد کریں نہ کہ خانہ خرابوں میں۔

بہرحال یہ بتا دوں کہ جب یہ مضمون شائع ہوا تھا۔ جیسا کہ میں نے شروع میں یہ ذکر کیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کا جواب بھی لکھا تھا۔ تو میرے والد صاحب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا تھا کہ حضرت میاں صاحب کا جو یہ مضمون ہے اس میں جو ملوکیت والا حصہ ہے اس سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور بعض الہامات سے تو یہ ثابت نہیں ہوتا۔ ضمناً بتا دوں کہ یہ خط جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں میرے والد صاحب نے لکھا تھا وہ خط بھی میں نے پڑھا ہوا ہے۔ پرانے کاغذات ایک دن میں دیکھ رہا تھا ان میں سے مجھے مل گیا۔ اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نوٹ بھی تھا کہ تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ (کیونکہ اس کو پڑھتے ہوئے کافی دیر ہو گئی) مجھے یاد پڑتا ہے آپ نے یہ بھی لکھا تھا کہ احمدیت کی خلافت ملوکیت میں نہیں بدلے گی۔ بہرحال پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے الفضل میں ایک پیغام شائع کروایا جو میں پڑھ دیتا ہوں تا کہ جن ذہنوں میں غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائے۔ اور یہ بھی اتفاق کہہ لیں، جیسے میں نے بتا دیا، یا الٰہی تقدیر کہ میرے والد صاحب کے ذریعہ ہی اُس وقت خلیفۂ وقت کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی اور آپ نے وضاحت فرمائی۔

چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ: ''عزیزم مرزا منصور احمد نے میری توجہ ایک مضمون کی طرف پھیری ہے جو مرزا بشیر احمد صاحب نے خلافت کے متعلق شائع کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ غالباً اس مضمون میں ایک پہلو کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی جس میں مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ خلافت کا دور ایک حدیث کے مطابق عارضی اور وقتی ہے۔ میں نے اس خط سے پہلے یہ مضمون نہیں پڑھا تھا۔ اس خط کی بنا پر میں نے

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

اس مضمون کا وہ حصہ نکال کر سنا تو میں نے بھی سمجھا کہ اس میں صحیح حقیقت خلافت کے بارے میں پیش نہیں کی گئی۔ مرزا بشیر احمد صاحب نے جس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ خلافت کے بعد حکومت ہوتی ہے۔ اس حدیث میں قانون نہیں بیان کیا گیا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حالات کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے اور پیشگوئی صرف ایک وقت کے متعلق ہوتی ہے۔ سب اوقات کے متعلق نہیں ہوتی۔ یہ امر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت نے ہونا تھا اور خلافت کے بعد حکومت مستبدّہ نے ہونا تھا اور ایسا ہی ہو گیا۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ہر مامور کے بعد ایسا ہی ہوا کرے گا۔ قرآن کریم میں جہاں خلافت کا ذکر ہے وہاں یہ بتایا گیا ہے کہ خلافت ایک انعام ہے۔ پس جب تک کوئی قوم اس انعام کی مستحق رہتی ہے وہ انعام اسے ملتا رہے گا۔ پس جہاں تک مسئلہ اور قانون کا سوال ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہر نبی کے بعد خلافت ہوتی ہے اور وہ خلافت اس وقت تک چلتی چلی جاتی ہے جب تک کوئی قوم خود ہی اپنے آپ کو خلافت کے انعام سے محروم نہ کر دے۔ لیکن اس اصل سے ہرگز یہ بات نہیں نکلتی کہ خلافت کا مٹ جانا لازمی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی خلافت اب تک چلی آ رہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ پوپ صحیح معنوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کا خلیفہ نہیں لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی تو مانتے ہیں کہ امت عیسوی بھی صحیح معنوں میں مسیح کی امت نہیں۔ پس جیسے کو تیسا تو ملا ہے مگر ضرور ہے بلکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے موسیٰ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی لیکن حضرت عیسیٰؑ کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اس طرح گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیح محمدی کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصے تک چلتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلے پر بار بار زور دیا ہے کہ مسیح محمدی کو مسیح موسوی کے ساتھ ان تمام امور میں مشابہت حاصل ہے جو امور کی تکمیل اور خوبی پر دلالت کرتے ہیں۔ سوائے ان امور کے جن سے بعض ابتلاء ملے ہوتے ہیں۔ ان میں علاقہ محمدیت، علاقہ موسویت پر غالب آ جاتا ہے اور نیک تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ مسیح اول صلیب پر لٹکایا گیا لیکن مسیح ثانی صلیب پر نہیں لٹکایا گیا۔ کیونکہ مسیح اول کے پیچھے موسوی طاقت تھی اور مسیح ثانی کے پیچھے محمدی طاقت تھی۔ خلافت چونکہ انعام ہے۔ ابتلاء نہیں۔ اس لئے اس سے بہتر چیز تو احمدیت میں آ سکتی ہے جو کہ مسیح اول کو ملی لیکن وہ ان نعمتوں سے محروم نہیں رہ سکتی جو کہ مسیح اول کی امت کو ملیں۔ کیونکہ مسیح اول کی پشت پر موسوی برکات تھیں اور مسیح ثانی کی پشت پر محمدی برکات ہیں۔ پس جہاں میرے نزدیک یہ بحث نہ صرف یہ کہ بیکار ہے بلکہ خطرناک ہے کہ ہم خلافت کے عرصے سے متعلق بحثیں شروع کر دیں وہاں یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصے تک چلے گی جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔ (یعنی اس لمبے عرصے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا یہ کہاں تک ہے؟) اور اگر خدانخواستہ بیچ میں کوئی وقفہ پڑے بھی تو وہ حقیقی وقفہ نہیں ہوگا بلکہ ایسے ہی وقفہ ہوگا جیسے دریا بعض دفعہ زمین کے نیچے گھس جاتے ہیں اور پھر باہر نکل آتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرون اولیٰ میں ہوا وہ ان حالات سے مخصوص تھا وہ ہر زمانے کے لئے قاعدہ نہیں تھا"۔ (الفضل 3/اپریل 1952ء)

تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ وضاحت میرے خیال میں کافی ہے کیونکہ آپ کو بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ملی تھی۔ ایسے خلیفہ تھے، مصلح موعود تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ظاہری و باطنی علوم سے پُر کئے جانے کے بارے میں بتایا تھا۔ اور بہر حال خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔

جہاں تک میرا سوال ہے، میری غلطیاں اگر نظر آتی ہیں تو مجھے بتائیں لیکن ہر جگہ بیٹھ کر یا خاص دوستوں میں بیٹھ کر، (بعض جگہ سے ایسی رپورٹیں مل جاتی ہیں) کسی کو باتیں کرنے کا حق نہیں ہے کہ اس میں یہ کمی ہے یا یہ کمزوری ہے۔ اگر نیک نیت ہیں تو مجھے بتائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ ایمان بالخلافت پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلۂ خلافت قائم رہے گا اور کوئی شیطان اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکے گا۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ سے ان فضلوں کو سمیٹنا چاہئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔ اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔ آپ میں سے بہت بڑی تعداد جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یا جو میری زبان میں میری باتیں سمجھ سکتے ہیں اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر ایمان و اخلاص میں ترقی کریں۔ ان لوگوں کی طرف دیکھیں جو باوجود زبان براہ راست نہ سمجھنے کے، باوجود بہت کم رابطے کے، بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے زندگی میں پہلی دفعہ کسی خلیفہ کو دیکھا ہوگا اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں۔ مثلاً یوگنڈا میں ہی جب ہم اترے ہیں اور گاڑی باہر نکلی تو ایک عورت اپنے بچے کو اٹھائے ہوئے، دو اڑھائی سال کا بچہ تھا، ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی اپنی نظر میں بھی پہچان تھی، خلافت اور جماعت سے ایک تعلق نظر آ رہا تھا، وفا کا تعلق ظاہر ہو رہا تھا۔ اور بچے کی میری طرف توجہ نہیں تھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کا منہ اس طرف پھیرتی تھی کہ دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پرواہ نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا۔ ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ تو بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی وہ بھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔ تو جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔

تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ تو کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ وہ تو ایسے ایمان لانے والوں کو جو عمل صالح بھی کر رہے ہوں، اپنی قدرت دکھاتا ہے اور اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ پس اپنے پر رحم کریں، اپنی نسلوں پر رحم کریں اور فضول بحثوں میں پڑنے کی بجائے یا ایسی بحثیں کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اور وعدے پر نظر رکھیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو مضبوط بنائیں۔ جماعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پھیل چکی ہے اس لئے کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ہمارا خاندان، ہمارا ملک یا ہماری قوم ہی احمدیت کے علمبردار ہیں۔ اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا ہے اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے۔

تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی، تحریک کی تھی۔ میں بھی اب ان دعاؤں کی طرف دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو آپ نے اس وقت کہا تھا کہ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں۔ تو سورۃ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تا کہ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اور دجل سے بچتے رہیں۔

پھر رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں۔

اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو پہلوں میں شامل نہیں تھی کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کے لئے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔

پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ پڑھیں۔

پھر استغفار بہت کیا کریں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

پھر درود شریف کافی پڑھیں۔ ورد کریں۔ آئندہ تین سالوں میں ہر احمدی کو اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔

ایک نفلی روزہ ہر مہینے رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے۔

اس کے بعد اب میں پھر یہی کہتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں شر ہے تو استغفار کرے اور اسے نکال دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت اس قدر پھیل چکی ہے اور ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے کہ باوجود رابطوں کی سہولیات نہ ہونے کے انشاء اللہ تعالیٰ خلافت سے دور ہٹانے کی کوئی سکیم، کوئی منصوبہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ضمناً یہ بتا دوں کہ گو میں مشرقی افریقہ کے تین ملکوں کا دورہ کر کے آیا ہوں اور وہاں اندرون ملک غریب جماعتوں تک پہنچنے کی کوشش بھی کی ہے۔ لیکن بعض دوسرے ممالک مثلاً ایتھوپیا، صومالیہ، برونڈی،

نونیت جیولرز
اللہ الیس بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

کانگو، موزمبیق، زیمبیا، زمبابوے وغیرہ کے لوگ بھی وفود کی شکل میں آئے ہوئے تھے اور ان سے بھی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ بعض لوگ تو سفر کی سہولتیں نہ ہونے اور کچی سڑکیں ہونے کے باوجود دو اڑھائی ہزار کلو میٹر کا سفر طے کرکے آئے تھے۔ اور غربت کے باوجود اپنے خرچ کرکے آئے تھے۔ ان کی کوئی مدد نہیں کی گئی۔ دنیاوی لیڈروں اور بادشاہوں کے لئے بھی لوگ جمع ہو جاتے ہیں لیکن بعض جگہ ان کو گھیر کے لایا جاتا ہے۔ پاکستان وغیرہ میں تو اکثر اسی طرح ہوتا ہے، لے کر آجاتے ہیں اور جانے کے لئے پھر بیچاروں کے پاس پیسے نہیں ہوتے لیکن وہ اپنے ملک کے لوگ ہیں ان کے بلئے اکٹھے بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک ایسا شخص جو نہ ان کی قوم کا ہے، نہ ان کی زبان جانتا ہے، نہ اور کوئی چیز کامن ہے اگر مشترک ہے تو ایک چیز کہ وہ احمدی ہیں اور خلافت سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ تو اسی لئے وہ اس قدر تردد کرکے آئے تھے اور یقیناً ان کو خلافت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کی وجہ سے انہوں نے یہ اتنی تکلیفیں اٹھائیں۔ پس جب تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ان تمام نعمتوں سے حصہ لیتی رہے گی جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جن کے بارہ میں بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر احمدی کو اخلاص و وفا اور اعمال صالحہ میں بڑھاتا چلا جائے اور ہمیشہ وہ خلافت سے جڑے رہیں۔

• اس دورے کے دوران ایک افسوسناک سانحہ بھی ہوا جس کا طبیعت پر بڑا اثر رہا۔ زیمبیا سے ایک وفد آیا ہوا تھا واپس جاتے ہوئے ان کا ایک حادثہ ہو گیا جس میں ہمارے غانین معلم جو وہاں تعینات تھے ابراہیم صاحب، ان کے سمیت پانچ احمدی شہید ہو گئے۔ ان میں ایک غیر احمدی ڈرائیور بھی شامل تھا۔ لیکن اس حادثے نے ان کے ایمان میں کمزوری نہیں پیدا کی بلکہ ان بچنے والوں اور وفات یافتگان کے عزیزوں کا تعلق جماعت سے اور بڑھا ہے۔ اور انہوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سمجھا اور رضا سمجھا اور یہ اظہار کیا کہ موت تو کہیں بھی آسکتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جو زندہ ہیں ان کو ایمان میں اور مضبوط کرے اور جو وفات یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ یہ جو ہمارے غانین مبلغ تھے بہت وفا کا تعلق رکھنے والے، بہت خوبصورت نوجوان تھے۔ ابھی تک میری نظروں کے سامنے ان کا مسکراتا چہرہ گھوم جاتا ہے اور ملاقات کے وقت یہ عزم کرکے گئے تھے کہ ہم نئے سرے سے جماعت کے پیغام اور تربیت کے کام کو آگے بڑھائیں گے۔ ان کے ساتھ ان کی بیچاری پوری فیملی گئی۔ ان کی بیوی اور دو بچے بھی سفر کر رہے تھے۔ موقع پر وہیں ان کی اہلیہ اور ایک بچہ بھی شہید ہو گئے۔ اور ایک بچہ جس کی عمر پانچ سال ہے بچ گیا تھا۔ تو بہرحال اس بچے کے ذہن پر بھی حادثے کا بہت اثر ہوگا۔ اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ ہر دکھ سے بچائے۔ ان سب کی میتیں غانا بھجوائی گئی ہیں جہاں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند کرے۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ ابھی جمعہ کی نماز کے بعد میں ان سب کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

صد سالہ خلافت جوبلی
اور
ہماری ذمہ داریاں

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا انتہائی مبارک اور تاریخی دن شاہراہ احمدیت کا وہ اہم سنگ میل ہے جہاں سے مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے سانحہ ارتحال کے صدمہ سے نڈھال کاروان احمدیت نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بابرکت آسمانی نظام سے منسلک ہو کر اپنی اجتماعی زندگی کے سفر نو کا آغاز کیا۔ اسی کے ساتھ روح القدس کی طرف سے جماعت مومنین کے مغموم دلوں پر آسمانی سکینت کا نزول ہوا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی کہ:-

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔ (الوصیت صفحہ ۸)

آج ہمیں اطاعت و فرمانبرداری اور عقیدت و احترام خلافت کے اس مبارک سفر پر گامزن ہوئے بفضلہ تعالیٰ ۹۷ سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس دوران ہماری آنکھوں نے ان گنت کامیابیوں اور ظفر مندیوں سے معمور قدرت ثانیہ کے چار مظاہر کے انتہائی درخشندہ اور مبارک و مسعود دور مشاہدہ کئے اور اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بدولت قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا و امامنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم اور ولولہ انگیز قیادت و راہنمائی میں کاروانِ احمدیت بسرعت اپنی منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسان ذٰلک العظیم۔ ایک شکور جماعت ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ تین سال بعد یعنی ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو نظام خلافت علیٰ منہاج نبوت کی شکل میں عطا ہونے والے اس گراں بہا آسمانی انعام کی پہلی کامیاب و بامراد صدی کی تکمیل پر بارگاہ رب العزت میں شکر و امتنان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے عہد اطاعت، محبت و عقیدت اور ایثار و فدائیت کی از سر نو تجدید کریں۔ جس کے لئے ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے "صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی" سے متعلق سینٹرل کمیٹی کے تجویز کردہ بہت سے اہم اور ہمہ گیر پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جن کی تفصیل جماعتوں کو انشاء اللہ بہت جلد مل جائے گی۔

جماعتہائے احمدیہ بھارت سے ان تمام پروگراموں کو شایان شان طریق پر عملی جامہ پہنانے کے لئے جہاں باضابطہ طور پر ایک مرکزی کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے وہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر ۱۵-رخ ۰۵/۴-۱۲-ان اغراض کے لئے حسب ارشاد حضور انور آئندہ تین مالی سالوں یعنی ۰۶-۲۰۰۵ء، ۰۷-۲۰۰۶ء اور ۰۸-۲۰۰۷ء کے بجٹ ہائے آمد خرچ کے کم از کم تین فیصد کے برابر رقم بجٹ اور مخلصین جماعت کے عطایا کی شکل میں فراہم کرنے کی ذمہ داری نظارت بیت المال آمد کو تفویض فرمائی ہے۔ جس کیلئے دفتر محاسب میں "صد سالہ خلافت جوبلی" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت قائم کی جا چکی ہے۔ لہٰذا تمام عہدیداران و مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس اہم اور ہمہ گیر منصوبہ کی عظمت و اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے "صد سالہ خلافت جوبلی" کی مد میں آئندہ تین سالوں کے دوران مرحلہ وار ادائیگی کے نیک عزم اور ارادہ کے ساتھ اپنے مخلصانہ وعدے جلد از جلد پیش کریں اور حتی الامکان کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ء تک صد فی صد ادا ہو جائے تاکہ طے شدہ پروگراموں کو بروقت اور بسہولت پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ اسی کے ساتھ یہ امر بھی واضح رہے کہ افراد جماعت کو تقویٰ و طہارت، اخلاق و روحانیت اور قربانی و فدائیت کے بلند ترین مقام پر فائز کرنے میں نظام خلافت کے ساتھ ساتھ وصیت کے بابرکت آسمانی نظام کا بھی ایک اہم کردار رہا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی" کے ضمن میں اپنی اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ:-

"میری یہ خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام (مراد نظام وصیت۔ناقل) میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی"۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن یکم اگست ۲۰۰۴ء)

پس مخلصین جماعت سے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنی اپنی مالی وسعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ وصیت کے بابرکت آسمانی نظام میں بھی جوق در جوق شامل ہونے کی درخواست ہے۔ تا ہمارے پیارے آقا کی یہ دلی خواہش من و عن پوری ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور ہماری اس جوبلی کو اُس عظیم الشان جوبلی کا پیش خیمہ بنائے جس کا مستقبل قریب میں جلال الٰہی کے انتہائی ظہور کی شکل میں جلوہ گر ہونے کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

فضل عمر پریس قادیان میں فولڈنگ مشین کی تنصیب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فضل عمر پریس قادیان کی توسیع کے سلسلہ میں فولڈنگ مشین کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مورخہ 14.6.05 کو ساڑھے بارہ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مشین کو چالو کرکے افتتاح فرمایا۔ اور دعا کرائی اس موقعہ پر کثیر تعداد میں ناظران صیغہ جات و عہدیداران جماعت نے شرکت کی۔ "رتن پیپر فولڈنگ مشین" ہینڈ فیل ہے۔ اسکی سپیڈ پانچ ہزار کاغذ فی گھنٹہ ہے۔ اور احمد آباد گجرات سے لائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "الوصیت" کے ہندی ترجمہ کی پانچ ہزار کی تعداد میں فولڈنگ کرکے اس کا افتتاح کیا گیا۔ (ادارہ)

قتل مرتد ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے

محمود احمد ایڈوکیٹ پاکوڑ جھارکھنڈ

اس مضمون کی ضرورت اس لئے آن پڑی کہ کچھ عرصہ قبل Q.TV کے ایک براہ راست پروگرام میں جناب ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب ٹیلی فون پر کئے گئے سوالوں کا جواب دے رہے تھے اور جب ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ تو مرتد کو واجب القتل کیوں قرار دیا گیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا یہی نظریہ ہے (ڈاکٹر صاحب کے اس بیان سے ہی معلوم ہوتا ہے کچھ علماء کا یہ خیال ہے سبھی اس بات پر متفق نہیں اور اس نظریہ پر اجماع نہیں ہے) اور پھر آگے ڈاکٹر صاحب اس نظریہ کی تائید میں ایک مثال پیش کرتے ہیں کہ ایک فوج کا جرنیل اگر دوسری فوج میں چلا جائے تو آج کا قانون بھی اس کے لئے سزائے موت تجویز کرتا ہے چونکہ ڈاکٹر صاحب خود اس نظریہ کے حامی ہیں لہذا اس طرح کی مثال پیش کردی اور اس نظریہ سے انکار نہیں کیا بلکہ اپنے قول سے اسے جائز ٹھہرانے کی کوشش کی۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب اس عجیب وغریب مثال پر چند سوالات کرنے سے پہلے قرآن کریم اور حدیث نبوی صلعم اور اصحاب کرامؓ کے عمل میں یہ ضرور تلاش کرلیں کہ کیا صرف مذہب کی تبدیلی سے انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا کیا رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جو شخص آپؐ کے دین کو چھوڑ دے اسے زندہ نہ چھوڑا جائے تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی شخص ایسی ایک بھی مثال پیش نہیں کرسکتا۔ زمانہ نبویؐ میں بھی کچھ لوگ اسلام میں داخل ہوئے پھر مکر گئے۔ کسی نے نیا دین ہی بنالیا مگر نہ تو اللہ کا کلام ان کے قتل کیلئے نازل ہوا اور نہ ہی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم فرمایا۔ تمام دنیا یہ جانتی ہے اور اقرار کرتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بھی اس وقت لڑی جب آپؐ اور آپ کی امت پر حملہ کیا گیا اور جب کافر مومنوں کو ناحق قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے ورنہ حال تو یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد تو عام معافی کا اعلان کردیا گیا کہ ہر انسان کو امان دیا گیا کہ سبھی امن وچین سے رہیں اور اپنی مرضی کے مطابق مذہب قبول کریں کسی پر کسی طرح کا جبر نہیں کیا جائے گا کسی طرح کی لوٹ مار نہ ہوگی کوئی کسی کو قتل نہیں کرے گا کوئی کسی کے راہ میں اپنی مرضی کے روڑے نہ ڈال پائے گا۔ لہٰذا مذہب کے بناء پر کسی شخص کے انسانی حقوق سلب نہیں کئے گئے۔

مگر آج یہ حال ہے کہ مذہب کا بدلنا موت کا سبب بن رہا ہے۔ اس جگہ یہ ذکر ضروری ہے تا کہ طالب حق اور عوام الناس کو یہ دھوکہ نہ لگے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے زمانہ میں صرف دو جماعتیں تھیں ایک کافر دوسرا مومن اور چونکہ کافر اور مومن کے علاوہ مرتد کوئی نہ تھا اسلئے مرتد کے واسطے کوئی واضح احکام موجود نہیں اور چونکہ منافق زبان سے اسلام کا اقرار کرتے تھے اسلئے انہیں مرتد نہیں کہا جاسکتا۔ مگر ایسا سوچنا بھی غلط اور ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ مرتدین تو اس وقت بھی تھے جب مسلمان کسمپرسی کے حالت میں تھے اور اس وقت بھی جب مسلمان فاتح بنکر مکہ میں داخل ہوئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ (سورہ المنافقون) یعنی یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے مہر لگ گئی ان کے دل پر سو وہ اب کچھ نہیں سمجھتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ۔ یعنی اور جب کہیئے ان کو آؤ معاف کرا دے تم کو رسول اللہ کا، مٹکاتے ہیں اپنے سر اور تو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں۔ (المنافقون) اس آیت کریمہ نے صاف بتلا دیا کہ کچھ لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے۔ انہیں پھر سے دعوت اسلام دی گئی۔ اللہ سے معافی دلانے کا وعدہ بھی کیا گیا مگر مرتدین غرور سے سر مٹکاتے رہے۔ اب اگر یہ مان لیا جائے کہ دین سے پھر جانے کی سزا موت ہے تو پھر انہیں معافی دلانے کی دعوت کیوں دی جارہی۔ سیدھے سیدھے کہنا تھا سدھر جاؤ یا پھر قتل ہو جاؤ اور دوسری طرف مرتد بھی ایسا جو غرور سے سر مٹکا رہا ہے دل میں ذرا ڈر نہیں کہ اس نے ایسا جرم کیا ہے کہ آج نہیں تو کل اسے قتل ہونا ہی ہے۔ مگر سبھی کو معلوم تھا کہ ایسی کوئی سزا نہیں ہے اور مسلمان بھی جانتے تھے کہ مرتدین کا فیصلہ ان کے ہاتھ نہیں بلکہ صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی نہیں فرمایا کہ اے میرے پیارے محبوب یہ لوگ جو تمہارے دین سے پھر گئے بہت بڑے گنہگار ہیں پس اٹھا تلوار اور کردے صفایا ان کا کہ اللہ اس کام میں تیرا مددگار ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جس بات کا حکم اللہ نے نہیں دیا اسی کو آج لوگ کر رہے ہیں اور اس کی تائید میں بھی کھڑے ہو رہے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب کافروں کا ظلم حد سے گزر گیا اور کفار ایک بڑی لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر چڑھ دوڑے تو لامحالہ مسلمانوں کو اپنے دفاع میں جنگ کرنی پڑی اور انہیں حالات کے پیش نظر اللہ نے حملہ آور کافروں کے متعلق قتل کا حکم دیا تا کہ بار بار ایسا نہ ہوتا رہے۔

'اسلام دین فطرت ہے اور اسلام میں سرکشوں کی گردن زنی کا حکم ایک فطرتی حکم ہے۔ قرآن حکیم کا علم رکھنے والے اچھی طرح واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ناحق خون بہانے سے منع کیا ہے اور یہ فرمایا کہ جو مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے ہوں اور قتل کرنے پر آمادہ ہوں تو تم بھی ان سے اسی طرح پیش آؤ مگر اس کے ساتھ ہی اللہ نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ ظالم سے بدلہ لیتے وقت ظلم میں ظالم سے بڑھ جانا اور اگر مسلمانوں سے ہو سکے تو ظالم کو معاف کردے۔ اللہ نے مسلمانوں کو یہ حکم تو دیا کہ ظالم کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ کبھی بھی حکم نہیں دیا کہ جو کافر مشرک مسلمانوں سے لڑائی نہ کریں اور امن وچین کے ساتھ بغیر جنگ وجدل رہنا چاہیں انہیں ناحق قتل کیا جائے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمدؐ نے ان لوگوں کو بھی معاف فرمایا جنہوں نے آپؐ پر اور آپ کے ماننے والوں پر طرح طرح کے ظلم کئے تھے۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ نے اپنے ایک اعلان کے ساتھ صدیوں سے رائج لوٹ مار کے دستور ورواج کو یکسر ختم کردیا اور اللہ کے کلام لکم دینکم ولی دین کو اپنے عمل کے ذریعہ ثابت کردکھایا لہٰذا اسلام کے نام پر دین سے پھر جانے والوں کا قتل کرنے کا حکم دینا اور اسے ہمارے پیارے آقاؐ اور اسلام کی طرف منسوب کرنا ظلم نہیں اور تو کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ محمد میں فرماتا ہے:-

ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی الشیطن سول لھم واملی لھم ذلک بانھم قالوا للذین کرھوا مانزل اللہ سنطیعکم فی بعض الامر واللہ یعلم اسرارھم فکیف اذا توفتھم الملئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم (آیت 26 تا 28)

یعنی بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ان پر سیدھی راہ شیطن نے بات بنائی ان کے دل میں اور دیر کے وعدے کئے یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا اُن لوگوں سے جو بیزار ہیں اللہ کی اتاری ہم تمہاری بات بھی مانیں گے بعض کاموں میں اور اللہ جانتا ہے ان کا مشورہ کرنا پھر کیسا ہوگا حال جبکہ فرشتے جان نکالیں گے ان کی مارتے جاتے ہوں گے ان کے منہ پر اور پیٹھ پر۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ کچھ لوگ دین سے پھر کر مرتدین میں شامل ہوگئے ہیں اور اسلام کے خلاف مشورہ کرتے ہیں مگر اللہ نے انہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ایسے لوگوں کا حساب کتاب اللہ نے اپنے ذمہ رکھ لیا انسان کو اس میں دخل اندازی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ پھر ہماری کیا بساط کہ اللہ کے کھلے کھلے احکام کے بعد بھی ہم اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی کریں اور جس کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہو اس میں ہم اپنی مرضی کو داخل کریں اور مذہب کے نام پر انسانی خون بہا کر ظالموں اور نافرمانوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں اور اللہ ظالم کو ہدایت نہیں دیتا بلکہ ظالم قوم کو اللہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رسوا کرتا ہے۔

کلام خداوندی سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں اور تبدیلی مذہب کے سبب کسی انسان کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔ کیا ہندو قوم اس شخص کو اسلئے قتل کرنے دوڑے جس نے ہندو مذہب چھوڑ کر مسلمان یا عیسائی مذہب کو اختیار کرلیا یا پھر عیسائی اس شخص کو قتل کرنے کا حکم جاری کریں جس نے عیسائیت چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرلیا اس طرح تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے گا اور یہ دنیا ایک قصائی خانہ بن جائے گی اور لوگ دل سے نہیں بلکہ ڈر سے اپنا اپنا ایمان ومذہب تبدیل کرتے نظر آئیں گے۔ اور دنیا کی شکل انتہائی مکروہ بدصورت وبدشکل ہو جائے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کلام پاک کے ذریعہ ہم کو کھلا کھلا اور صاف صاف واضح حکم دیا کہ دین سے پھر جانے والوں کے ساتھ تمہارا کچھ لینا دینا نہیں تم پہلے کی طرح انہیں صرف تبلیغ ہی کرتے رہو ان کو سزا دینے کی ذمہ داری میری ہے لہٰذا حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنے عمل سے یہ بتلا دیا کہ اسلام پر ایمان لانے والے اور پھر اس سے مکر جانے والوں کو سزا دینے کا کام ہمارا نہیں یہ کام صرف اللہ کرے گا چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ زمانہ نبوی صلعم میں مسیلمہ کذاب اور اس کی قوم مرتد ہوگئی مسیلمہ نے تو دعویٰ نبوت بھی کردیا اور اس کی اس درمیان آنحضرتؐ سے خط وکتابت بھی ہوئی مگر حضرت محمد ﷺ نے مسیلمہ کے قتل کا حکم نہیں فرمایا اگر اسلام میں تبدیلی مذہب کا نتیجہ قتل ہوتا تو ہمارے پیارے آقا مسیلمہ کے مرتد بن جانے کے فوراً بعد اپنے اصحاب کرامؓ کے ساتھ مسیلمہ پر چڑھائی کردیتے اور اسے اسکے انجام تک پہنچا کر ہی دم لیتے بھلا یہ کیونکر ممکن تھا کہ آپ ﷺ دین کے کسی کام میں کوتاہی برتتے مگر نہیں ایسا کرنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اسلئے مسیلمہ کذاب اپنا جھوٹا دعویٰ کرتا رہا اور اس کی قوم اس کی جان بوجھ کر تائید کرتی رہی۔ اور جب مسیلمہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں قتل ہوا تو اس کی وجہ تبدیلی مذہب نہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ اس سے جنگ اس کی اسلامی حکومت کے خلاف جارحانہ اقدام کی وجہ سے کی گئی۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلام کی پرامن تعلیم کو طاق پر رکھ کر مُلّاں حضرات صرف تبدیلی مذہب کی بناء پر انسانی خون کا بہانا اپنا فرض اور حق سمجھتے ہیں اور اس کی تائید میں اپنا زور لگا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج دنیا نے اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب کا نام دینا شروع کردیا۔ ہمارے علماء کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہمارے محبوب نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کی وفات پر

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

ضروری اعلان برائے امتحان دینی نصاب نومبائعین بھارت 2005ء

جملہ سرکل انچارج صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نومبائعین کی تربیت اور اُن میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے دینی نصاب کے امتحان کا پروگرام بنایا تھا

دینی امتحان کیلئے درج ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس سلیبس کے مطابق نومبائعین کی تیاری کروائیں۔امسال امتحان انشاء اللہ 10 جولائی کو لیا جائے گا۔

اطفال اور بڑی عمر کے نومبائعین کو مدنظر رکھتے ہوئے دو گروپ A-B بنا کر نصاب تجویز کیا گیا ہے جو آپ کی سہولت کیلئے بدر کے اس شمارے میں شائع کیا جا رہا ہے۔(نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین)

دینی نصاب برائے امتحان نومبائعین بھارت 2005

گروپ اے (15 سال سے اوپر عمر والوں کیلئے)

تاریخ امتحان 10.7.05۔قرآن کریم ناظرہ دو سپارے مکمل۔رسالہ الوصیت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں۔ احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمان میں فرق۔اذان باترجمہ۔سورۃ فاتحہ کا ترجمہ۔کوئی ۵ حدیثوں کا خلاصہ۔قرآن کریم کی ۵ دعاؤں کا خلاصہ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تین دلائل۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق ۳ دلائل۔نماز جنازہ کیسے ادا کی جاتی ہے اور نماز جنازہ کی دُعا مع ترجمہ زبانی یاد کروائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی ایک مخالف کا نام اور اس کے عبرت ناک انجام کے متعلق اپنے الفاظ میں ایک نوٹ لکھوائیں۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے متعلق دس موٹی نشانیاں زبانی یاد کروائیں۔ مقدس شہروں کے نام زبانی یاد کروائیں۔قرآن مجید کی کوئی ۵ سورتیں زبانی یاد کروائیں۔

گروپ بی (سات سے 15 سال تک کے بچوں کیلئے)

یسرنا القرآن 32 صفحات تک پڑھائیں۔نماز سادہ مکمل زبانی۔کلمہ طیبہ کلمہ شہادت اور کلمہ تمجید زبانی یاد کروائیں۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سن پیدائش والد کا نام، والدہ کا نام، دادا اور چچا کا نام۔دائی کا نام۔آپ کہاں پیدا ہوئے سن دعویٰ نبوت، نیز وفات کس جگہ ہوئی اور مزار مبارک کہاں ہے۔اور خلفائے راشدین کے نام ترتیب سے یاد کروائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورا نام۔سن پیدائش۔کس جگہ پیدا ہوئے سن دعویٰ مسیح موعود۔سن وفات۔کس جگہ وفات پائی مزار مبارک کہاں ہے۔نیز یہ بتائیں کہ آپ کو مسیح اور امام مہدی کیوں کہتے ہیں اور اس کا کیا مطلب ہے خلفائے احمدیت کے نام موجودہ خلیفہ کا نام اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہام ہوا تھا۔نظم وہ پیشوا ہمارا کے دس اشعار زبانی۔ بچہ کی پیدائش پر کس کان میں اذان اور کس میں اقامت پڑھتے ہیں (سادہ اذان اور اقامت بغیر ترجمہ کے زبانی یاد کروائیں) کھانا شروع کرنے اور کھانے کے بعد کی دُعا یاد کروائیں۔سوتے وقت کی دُعا اور صبح اُٹھنے کی دُعا۔قرآن مجید کی تین سورتیں زبانی یاد کروائیں۔

نوٹ::اس امتحان میں بڑی عمر کے احباب بھی جو پڑھے لکھے نہیں ہیں شامل ہو سکتے ہیں نیز ابھی سے اپنی جماعتوں میں سب کی تیاری کروائیں اور امتحان لیکر فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

داخلہ برائے احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ

احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ کا نیا تعلیمی سال شروع ہے۔یہ دینی درسگاہ خاص کر نومبائعین خدام کو مرکزی نظام سے جوڑنے، دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاری ایک تاریخی و یادگاری ادارہ ہے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اس کیلئے کثرت سے قابل طلباء بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔

شرائط داخلہ: (۱) امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضرور ہے۔(۲) عمر 20 سال سے زائد نہ ہو (۳) امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔(۴) داخلہ فارم پر صدر جماعت یا سرکل انچارج کی تصدیق ضروری ہوگی۔(۵) داخلہ فارم مکمل کر کے مورخہ 15 جولائی 2005ء تک صوبائی امیر یوپی کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔(۶) داخلہ سے قبل انٹرویو لیا جائے گا انٹرویو میں پاس ہونے پر ہی داخلہ ممکن ہوگا۔داخلہ فارم درج ذیل پتہ اور دفتر صوبائی امارت یوپی سے دستیاب ہیں۔

پتہ: Ahmadiyya Institute of Religious Studies:

A-7 South City, Raebareli Road, Lucknow (U.P) INDIA

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

16.17.18 ستمبر 2005ء

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے 18.17.16 ستمبر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔مجالس اسکے مطابق ابھی سے تیاری شروع کریں اور زیادہ سے زیادہ نومبائعین کو بھی ہمراہ لائیں۔ (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

غزل

یارب مشکل سے تو نکال ہمیں
کرے نہ آندھی کہیں پامال ہمیں

ترے در کے فقیر ہیں ہم لوگ
میرے مالک تو خود سنبھال ہمیں

ساتھ تیرا اگر رہے حاصل
کون کرسکتا ہے بے حال ہمیں

ہر بلندی کو چھو بھی سکتے ہیں
گر تقویٰ کا ملے کمال ہمیں

بن تیرے بے قرار رہتے ہیں
کب ملے گا تیرا وصال ہمیں

ہم کو پیارے تو اگر دیکھے
کیوں ہوگا پھر ملال ہمیں

ہم تو مومن ہیں کون کہتا ہے
ہم کو کافر اور دجال ہمیں

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

بقیہ صفحہ (8)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا تھا کہ اگر آپ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں تو کیا تم مرتد بن جاؤ گے کیونکہ خلیفہ اولؓ اور اصحاب کرامؓ کے وہم میں بھی نہیں تھا کہ کوئی شخص اگر دین سے پھر جائے تو وہ واجب القتل ہوگا۔ ورنہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کچھ ان لفظوں میں انتباہ کرتے کہ مذہب تبدیل کر کے تو دیکھو ابھی کے ابھی ڈھیر کردئے جاؤ گے۔اس موقعہ پر کسی صحابہ نے یہ نہیں کہا کہ جناب صدیقؓ صاحب آپ ایسا کیونکہ فرما رہے ہیں بھلا کوئی مذہب تبدیل کر سکتا ہے اگر کرے گا تو قتل نہیں کر دیا جائے گا اور کسی کو اپنے جان سے پیار نہیں۔مگر چونکہ اللہ یا اللہ کے رسولؐ نے تبدیلی مذہب کی خاطر کبھی قتل کو واجب قرار نہیں دیا تھا اسلئے صحابہ کرامؓ کو خلیفہ اولؓ کی طرف سے یہ پیغام دیا گیا کہ گو جناب رسول ﷺ نہیں رہے جیسے کہ باقی انبیاء نہیں رہے مگر ان کا دین باقی ہے قرآن باقی ہے اسلئے دین سے مت پیچھے ہٹو۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اصحاب کرام کے اس فیصلہ کے بعد میں ڈاکٹر نائیک صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ آپ کی تائید قتل مرتد کیلئے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب کی نظروں سے یہ مضمون گزرے تو میں گزارش کرتا ہوں کہ جناب اس کا تفصیلی جواب دینے کی تکلیف گوارہ کریں گے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب نے جو مثال پیش کی تھی اس کو سن کر بڑی حیرانی ہوئی تھی جو انہوں نے قتل مرتد کی تائید میں پیش کی تھی ساری دنیا جانتی ہے کہ کسی فوج کا جنرل اگر بغاوت کر دوسری فوج میں چلا جاتا ہے تو وہ اپنے ساتھ پہلے فوج کی کمزوریاں اور منصوبوں کو بھی ساتھ لے جاتا ہے لہٰذا اس جنرل کے ذریعہ پہلے فوج کا راز افشاء کیا جاسکتا ہے اور اسے زبردست نقصان پہنچانے کیلئے وہ سب کچھ دوسری فوج کو بتادے گا جسے پہلی فوج نے چھپایا تھا یا منصوبہ بندی کر رکھی تھی اس طرح وہ جنرل دوسری فوج کے ساتھ ملکر پہلے فوج کے سارے منصوبوں پر پانی پھیر دے گا اور ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہوگا۔ مگر کیا ڈاکٹر صاحب یہ بتلانا گوارہ کریں گے کہ دین اسلام کا وہ کون سا مخفی راز ہے جس کے کھل جانے سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان ہو جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

(1) **تصحیح**::اخبار بدر مجریہ 10-17 مئی 05 میں صفحہ نمبر 18 پر مکرم خواجہ عبدالمؤمن اوسلو ناروے کی ایک نظم شائع ہوئی ہے نظم کا تیسرا شعر بعد تصحیح یوں پڑھا جائے:

اے اسیرِ راہِ مولیٰ تیری عظمت کو سلام
تیرے اخلاص و وفا اور تیری جرأت کو سلام

اور پانچواں شعر یوں پڑھا جائے:

شمع دینِ حق جہاں میں ہر گھڑی جلتی رہے
احمدیت کی خلافت پھولتی پھلتی رہے

(2) بدر شارہ نمبر 18 پر محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے جس میں تاریخ وفات 8/اپریل کی بجائے 18/اپریل چھپی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

ٹرانسپورٹ کی کمی کے باوجود اس نئی جگہ منتقل ہو گئے۔ اس ہال کو بینرز سے بھی سجا لیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور ریکارڈنگ کے جملہ انتظامات بھی مکمل کر لئے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب

6:30 بجے حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے۔ دس ہزار سے زائد افراد سے بھرا ہوا یہ ہال فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا ترجمہ سواحیلی زبان میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہے شکر ربّ عزّ وجل خارج از بیاں

خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ اس کا سواحیلی زبان میں ترجمہ منظوم کلام کی صورت میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم نے اسلامی تعلیمات کو بیان کیا ہے کہ لوگ ان تعلیمات کو اپنائیں اور اچھا عمل دکھائیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ نیک اعمال بجا لائیں۔ حقوق العباد ادا کریں اور تمام بُرے کاموں سے اجتناب کریں۔

حضور انور نے فرمایا جب ہم نیکی میں دوسروں سے آگے بڑھیں گے تو ہماری روحانی حالت اور اچھی ہو گی۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا جسمانی اور روحانی زندگی دونوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ اگر ہم ان اسلامی تعلیمات کے مطابق چلیں گے تو یقیناً بہت ترقی کریں گے۔ لیکن اگر ہم نے ان اسلامی تعلیمات سے فائدہ نہ اٹھایا اور ان کو پس پشت ڈال دیا تو پھر نہ ہماری حالت اچھی ہو گی اور نہ ہی قوم کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو چاہئے کہ ان تعلیمات پر عمل کرے اور نہ صرف عمل کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کے تحت نیکیوں میں آگے بڑھے۔ اگر آج آپ کی حالت اچھی نہیں ہے تو یہ اسی حکم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات ' کی کمی کی وجہ سے ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ لوگوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ قوم و ملّت کی عزّت کا باعث بنیں اور یہ اُسی صورت میں ہو گا جب آپ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں گے اور اُس خدا کی عبادت کریں گے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہمیشہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے تھے اور ہر وہ راستہ تلاش کرتے تھے جس میں وہ ایک دوسرے سے نیکی میں سبقت لے جائیں۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ بیان کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ غریب صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! تاجر لوگ ہماری طرح عبادت کرتے ہیں اور ہماری ہی طرح نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو مال کی فضیلت اُن کو دی ہے وہ مالی قربانی کے ذریعہ ہم سے آگے نکل جاتے ہیں تو اس صورت میں ہم کیا کریں؟ کونسا طریق اختیار کریں کہ ہم ان سے آگے نکلیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے بعد ذکر الٰہی کیا کرو۔ 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر۔ اگر ایسا کرو گے تو ان سے بڑھ جاؤ گے۔ امیر لوگوں کو بھی اس کا علم ہو گیا تو انہوں نے بھی نمازوں کے بعد یہ تسبیحات شروع کر دیں۔ غریب صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ امیر لوگوں نے بھی یہ تسبیحات شروع کر دی ہیں تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں۔ ہر ایک دوسرے سے نیکی میں سبقت لیجانے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے اور سبقت لیجانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنے اندر اچھی تبدیلی پیدا کی تو ہماری زندگی اچھی ہو گی اور اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہماری زندگی کے دوسرے شعبوں میں کمی واقع ہو جائے گی اور پھر نام باقی رہ جائے گا اور آہستہ آہستہ یہ نام بھی مٹ جائے گا۔ پس ہم کو ہر وقت یہ موقع تلاش کرنا چاہئے کہ ہم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر حکمت کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے۔ یہ متاع اُس کو جہاں سے بھی ملے وہ اس کو لے لیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ ایک مومن جب ہر اچھی بات اختیار کر لے گا تو دوسرے لوگوں کی نظر میں کمزور نہیں رہے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کا نظارہ ہر فرد سے لے کر قومی سطح تک ہونا چاہئے۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ کتنی بڑی بڑی تبدیلیاں ملکی و قومی سطح پر رونما ہوتی ہیں۔ جب آپ نے ایک دوسرے کی مدد کرنی شروع کر دی تو پھر یقیناً سمجھیں کہ ترقی کے راستے کھلنے شروع ہو گئے اور آپ ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر نیک عمل کرنے والا مومن ایک مخصوص دروازہ سے بلایا جائے۔ گا اگر جہاد میں اوّل تھا تو وہ جہاد کے دروازہ سے جنّت میں داخل ہو گا۔ اور اگر نمازوں میں، مالی قربانی میں اور روزوں میں آگے تھا تو انہی دروازوں سے داخل ہو گا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں وہ تم ہو۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جنّت میں جانے کا کونسا طریق ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا عبادت کرو، خدا کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت ادا کرو، زکوٰۃ دو اور اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں آنحضور ﷺ نے ایک راستہ بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا کہ اگر ان سب کو اختیار کرو گے تو تب جنّت میں داخل ہو گے اور جو ان نیکیوں میں کسی میں بھی نمایاں طور پر آگے ہو گا وہ اُسی مخصوص دروازہ سے جنّت میں داخل ہو گا۔ اس کے بعد حضور انور نے اس حدیث میں بیان شدہ ہر ایک نیکی کی تشریح فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ نیک اعمال کی مثال پانی کی طرح ہے اور فرمایا کہ ایک دریا کا پانی ہوتا ہے اور ایک بارش کا پانی ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جس طرح دریا اور بارش کا پانی لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اسی طرح آپ نیکیاں اختیار کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائیں اور دوسروں کو بھی ان نیکیوں سے فیض یاب کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دوسروں تک پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی شاگرد ہیں۔ پس یہ پیغام ہر فرد تک پہنچائیں اور کوشش کریں کہ ہر ایک اس پیغام کو قبول کرے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کے میدان میں انقلاب لائیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنی قوم کو اور اپنے لوگوں کو بُرے کاموں سے نجات دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مرد اور عورت اور ہر احمدی بزرگ اور بچہ اپنے فرائض کو سمجھے اور نیک اعمال میں اچھی کارکردگی دکھائیں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو جماعتی روایات کے خلاف ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے بہت سے ایسے افراد کو پیدا کیا ہے جنہوں نے قومی و ملکی سطح پر جماعت احمدیہ کا نام روشن کیا ہے۔ اس میدان میں ایک مثال مرحوم شیخ امری عبیدی صاحب کی ہے اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی ایسے افراد تیار ہوں گے جو جماعت احمدیہ کا نام روشن کریں گے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے ملک سے محبت کرے اور عملی طور سے ظاہر کرے۔ اچھے اعمال کریں تا کہ آپ کا ملک بہترین ممالک میں شمار ہو۔

حضور انور نے فرمایا یہ ملک قدرتی خزانوں سے مالا مال ہے۔ پس آپ سب بہت محنت کریں تا کہ یہ ملک ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا: جلسہ کے ان دونوں دنوں میں آپ نے جو سیکھا ہے اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اپنے اہل و عیال کو اچھی حالت میں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے احباب کے لئے کی ہیں۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت آپ کی مدد کرے اور حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خلافت اور احمدیت سے محبت بڑھائے اور ہمیشہ اس سے منسلک رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس کے بعد حضور انور نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

حضور انور کا یہ اختتامی خطاب رات آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ تنزانیہ کے اس تاریخی جلسہ سالانہ میں ملک کے تمام ریجنز اور جماعتوں نے دس ہزار یکصد سے زائد احباب نے شرکت کی۔ جب کہ گزشتہ سال ان کے جلسہ سالانہ کی حاضری دو ہزار پانچ صد تھی۔

اجتماعی بیعت

اس کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں دوصد پچپن غیر از جماعت احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ان بیعت کرنے والوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کیسے احمدی ہونے کا خیال آیا۔ تو ان میں سے ایک صاحب نے بتایا کہ ہمارے مبلغ ہمارے علاقہ میں آئے تا کہ جلسہ سالانہ کے لئے آنے کے لئے لوگوں کو تحریک کر سکیں۔ اس موقع پر انہوں نے تبلیغ بھی کی۔ میں نے اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ اب میں بیعت بھی کروں گا اور میں نے مبلغ سے کہا کہ اتنی اچھی تعلیم مجھ تک دیر سے پہنچی ہے یہ پہلے پہنچتی تو میں پہلے سے احمدی ہوتا اور میرا یہ وقت ضائع نہ ہوتا۔

KIGOMA ریجن سے آنے والے ایک دوسرے نومبائع دوست نے بتایا کہ میں نے دو تین سال پہلے احمدیوں کا مناظرہ سنا تھا۔ اس سے متاثر ہو کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب بیعت کروں۔

TANGA ریجن سے آنے والے ایک تیسرے صاحب نے بتایا کہ میں ایک ماہ پہلے اپنے گاؤں میں احمدیوں کے پبلک جلسہ میں شامل ہوا اور تقاریر سنیں اس سے متاثر ہو کر میں نے بیعت کا فیصلہ کیا ہے۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

11 رمئی بروز بدھ 2005ء

متوارہ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد سلام، دارالسلام میں پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق دارالسلام سے متوارہ (MTWARA) کے لئے BY AIR روانگی تھی۔ نو بجکر 45 منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور متوارہ جانے کے لئے دارالسلام ائیر پورٹ کے لئے روانگی سے قبل دعا کروائی۔ 15 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ائیر پورٹ پر پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کی گاڑی VIP لاؤنج کے سامنے آکر رُکی۔

گیارہ بجکر 40 منٹ پر تنزانین ائیر لائن کی پرواز TC 7940 متوارہ کے لئے روانہ ہوئی۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے بارہ بجے جہاز متوارہ ائیر پورٹ پر اترا۔ حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ ائیر پورٹ پر VIP لاؤنج میں متوارہ ریجن کے مبلغ سلسلہ مکرم افضل بھٹی صاحب نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ متوارہ ریجن کے حکومتی حکام کی طرف سے ریجنل سیکرٹری، ریجنل پولیس کمانڈر اور جنرل سیکرٹری رولنگ پارٹی متوارہ ریجن نے حضور انور کا استقبال کیا اور اپنے ریجن میں حضور انور کی آمد پر نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ حضور انور نے وزیٹر بک پر دستخط فرمائے۔

VIP لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور

ائیر پورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں متوارہ ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ نعروں کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ بچیاں سواحیلی زبان میں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ احباب جماعت سڑک کے دونوں جانب قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور ان کے درمیان پیدل چلتے ہوئے وہاں تک پہنچے جہاں یہ قطاریں ختم ہوتی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ان کے نعروں کا جواب دیا۔

متوارہ اور لنڈی ریجن کی جماعتوں سے یہ احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے گرمی کے موسم میں دو دو دن کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ بعض لوگ کچے اور گرد آلود راستوں سے آٹھ صد کلومیٹر کا تکلیف دہ سفر طے کر کے آئے تھے اور مزید برآں ٹرکوں میں مسلسل کھڑے ہو کر آئے تھے کیونکہ بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ ان میں مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے۔ بعض سائیکلوں پر آئے اور بعض لمبا سفر پیدل طے کر کے پہنچے۔ سائیکلوں پر اور پیدل سفر کرنے والے احباب کئی دن پہلے ہی گھروں سے نکلے ہوئے تھے۔ گرمی کے موسم میں کھلے آسمان تلے یہ عشاق اپنے پیارے محبوب امام کے انتظار میں کئی گھنٹوں سے کھڑے تھے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ان کی نظریں پڑتے ہی ان کی ساری تھکاوٹ اور تکلیف دور ہوگئی اور سبھی نے بڑے والہانہ انداز میں جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد ائیر پورٹ سے قیام گاہ کی طرف روانگی ہوئی۔

حضور انور کی رہائش کا انتظام ہوٹل THE OLD BOMA میں کیا گیا تھا۔ متوارہ ائیر پورٹ سے روانہ ہو کر ایک بجکر پانچ منٹ پر حضور انور اس ہوٹل میں پہنچے۔ ائیر پورٹ سے اس ہوٹل کا فاصلہ 15 کلومیٹر ہے۔ یہ ہوٹل سو سال پرانا ایک قلعہ ہے جس کو اب ہوٹل میں اس طرح تبدیل کیا گیا ہے کہ اسکی اصل حالت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ یہ قلعہ INDIAN OCEAN کے ساحل پر ایک اونچی جگہ پر واقع ہے۔

احمدیہ مسجد متوارہ کی افتتاحی تقریب

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد متوارہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ متوارہ مسجد اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ہی اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ جلد اس مسجد کی تعمیر کا بقیہ کام مکمل کریں۔

حضور انور جب نمازوں کی ادائیگی کے لئے احمدیہ مسجد متوارہ پہنچے تو متوارہ اور لنڈی ریجن کی 32 جماعتوں سے آئے ہوئے تین ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہ لوگ بڑے لمبے سفر کر کے یہاں پہنچے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سواحیلی زبان میں استقبالیہ نظم پیش کی گئی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

آپ تمام لوگ جو یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جن میں سے اکثریت بلکہ تمام ہی احمدی مسلمان ہیں یہ یاد رکھیں کہ آپ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے آپ لوگ خیر امت ہیں۔ پس آپ لوگ ہیں جو سب لوگوں سے بہتر ہیں۔ اب یہ سوچنے والی بات ہے کہ ہم کیوں خیر امت ہیں۔ کیا خوبی ہے جس کی وجہ سے خدا نے ہمیں اتنا اعزاز بخشا ہے۔ اسلئے کہ ہم نے خاتم الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو یہ اعزاز اس لئے خیر امت کا ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے مانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مانا ہے کہ اس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی کہ ایک زمانے میں جب مسیح و مہدی مبعوث ہوں گے تو تم جانا اور ان کو میرا اسلام کہنا۔ تو آپ سب ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا سلام ان کی بیعت میں شامل ہو کر پہنچایا ہے۔ آپ خیر امت ہیں۔ اس لئے آپ نے اسلام کی اصل تعلیم کو جو زمانے کے ساتھ بھلا دی گئی تھی اور جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ آ کر زندہ کیا۔ آپ نے اس تعلیم کو نہ صرف اختیار کرنا ہے بلکہ آگے پھیلانا ہے۔

اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت کرے۔ یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ پس ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ باجماعت نماز ادا کرے اور باجماعت نماز کی ادائیگی کی پابندی کرے۔ حضور انور نے فرمایا یہ مسجد جو ہمارے سامنے کھڑی ہے تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔ اب اس میں نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔ پس اس علاقہ کے لوگوں کا فرض ہے کہ اس کو نمازیوں سے بھر دیں۔ اسی طرح جو لوگ باہر کے علاقوں سے آئے ہیں وہ اپنے اپنے علاقہ میں مساجد کو آباد کریں۔ اور جہاں جہاں مساجد نہیں ہیں کوشش کر کے وہاں مساجد بنائیں۔ اگر آپ مساجد کی تعمیر کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔ پس آپ کوشش کریں اور کام شروع کریں پھر جماعت آپ کی مدد بھی کرے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر جگہ، ہر شہر میں اور علاقہ میں اور گاؤں میں جماعت کی مسجد تعمیر ہونی چاہئے۔ پس جب آپ لوگ خدا کے حکم کے مطابق اُس کے آگے جھکنے والے ہوں گے، نمازیں ادا کرنے والے بن جائیں گے تو خدا تعالیٰ آپ میں نیک تبدیلی پیدا کرے گا۔ کیونکہ جب آپ خدا کی خاطر اُس کے آگے جھکنے والے ہوں گے اور اُس کی مدد مانگنے والے ہوں گے تو خدا اپنے وعدوں کے مطابق ایسے لوگوں کے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرا اہم مقصد انبیاء کی آمد کا یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ میں امن اور سکون کی فضا پیدا کی جائے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ جو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا ہے وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ ہر ایک دیکھ کر یہ کہے کہ اس نے احمدی ہونے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لی ہے۔ ہر احمدی نے دوسرے کو نہ صرف نقصان نہیں پہنچانا بلکہ نقصان پہنچانے کا خیال بھی دل میں نہیں لانا۔ پس آپ میں سے ہر ایک کو عہد کرنا چاہئے کہ ہم نے بیعت کرنے کے بعد ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے، رشتہ داروں کا خیال رکھنا ہے۔ دیانت داری سے اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔ اگر کوئی ملازم اپنا کام دیانت داری سے نہیں کرتا تو پاک تبدیلی اس نے پیدا کرنی تھی اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اپنے اخلاق کے معیار بلند کرنے ہیں۔ اخلاق میں بہت سی باتیں آجاتی ہیں۔ مثلاً جھوٹ ہے۔ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس نے معمولی سا بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس نے کبھی بھی خیانت نہیں کرنی۔ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس نے محنت سے اور دیانت داری سے اپنا کام کرنا ہے۔ اگر آپ اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے تو آپ میں ایک انقلاب پیدا ہوگا اور یہی وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں لانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ لوگ محنت، امانتداری سے کام کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں بے انتہاء برکت ڈالے گا۔ اگر کوئی کسان ہے تو وہ بھی اگر محنت سے کام کر رہا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے کام میں برکت ڈالے گا۔ اگر کوئی ملازم پیشہ ہے تو اس کی تنخواہ میں برکت ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ لوگ محنت، دیانت اور امانت داری کے ساتھ کام کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک بات اور یاد رکھیں کہ تعلیم حاصل کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو دنیاوی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہئے۔ اور دینی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کو قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہیں ان کو ترجمہ سیکھنا چاہئے۔ اپنے بچوں کی تعلیم کا خاص خیال رکھیں۔ ہر احمدی ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور اس کی نگرانی بھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر مائیں ان پڑھ ہیں تو تب بھی وہ اپنے بچوں کو پڑھائی کی طرف توجہ دلائیں۔ اگر دنیاوی تعلیم کے لئے غریب آدمی سمجھتا ہے کہ میرے بچے اتنے ہیں کہ میں ان کو پڑھا نہیں سکتا تو جماعت احمدیہ میں کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہئے جو مالی کمی کی وجہ سے تعلیم نہ حاصل کر سکے۔ اگر ایسے بچے ہیں جو مالی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تو جماعت ان کا انتظام کرے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر دنیا میں ترقی کرنی ہے اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہونا ہے تو اس کے لئے دینی تعلیم اور دنیوی تعلیم کا حصول ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب آپ قرآن کریم پڑھیں گے تو آپ کو دلائل ملیں گے۔ آپ ہر مذہب والے کو قرآن کے دلائل کے ساتھ جواب دے سکیں گے۔ آپ دنیاوی تعلیم حاصل کریں گے تو آپ کو یہ احساس نہیں ہو گا کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ پڑھا ہوا ہے اس لئے میں اس سے بات نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے فرمایا میری آپ سب کو یہ نصیحت ہے خواہ بڑے ہیں یا چھوٹے ہیں کہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ لیکن جو بڑی عمر کے ہیں وہ دنیاوی تعلیم تو حاصل نہیں کر سکتے لیکن ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دے سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر یہ پاک تبدیلیاں آپ اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے تو پھر جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ آنحضرت ﷺ کو ماننے کا کیا فائدہ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلام پہنچانے کا صرف یہ مطلب نہیں تھا کہ سلام پہنچا دیا بلکہ یہ تھا کہ حکم و عدل نے جو تعلیم دی ہے اس پر عمل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نئی تعلیم لے کر نہیں آئے۔ جو تعلیم آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے اُسی تعلیم کے اختیار کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے آئے ہیں۔ اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھیجتا رہا ہے اور تعلیم مکمل ہونے پر آنحضرت ﷺ کو آخری شریعت کے ساتھ بھیجا اور اس آخری شریعت کو آگے پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔

خدا آپ کو توفیق دے کہ یہ پاک تبدیلیاں آپ میں پیدا ہوں اور دنیا کی نظروں میں آئے کہ یہ ہیں وہ لوگ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے نتیجہ میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جب آپ میں یہ پاک تبدیلیاں دوسرے لوگ دیکھیں گے تو وہ آپ کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور ان کی بھی یہ خواہش ہوگی کہ آپ میں شامل ہوں۔ اگر آپ یہ پاک نمونے قائم کریں گے تو تبلیغ میں آسانی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا پس آپ نے خدا کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور احمدیت کو سچ سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو اس سچائی کو پھیلانا اب آپ کا کام ہے۔ ورنہ تو آپ اس حکم پر عمل کرنے والے نہیں ہوں گے کہ آپ نے جو اپنے لئے پسند کیا دوسرے کو نہ دیا۔

حضور انور نے فرمایا: پس تین باتیں ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت، اعلیٰ اخلاق کو اختیار کرنا اور تبلیغ کے کام کا انجام دینا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور کے خطاب کا سواحیلی زبان میں رواں ترجمہ مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

خواتین سے خطاب

دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے احاطہ کی طرف تشریف لے گئے۔ حضور انور نے خواتین

مضامین رپورٹیں اور اعلانات وغیرہ کے لئے ایڈیٹر بدر اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت مینیجر بدر کے نام کیا کریں اخبار بدر میں جو بھی مضامین اور رپورٹیں ارسال فرمائیں وہ صاف اور خوشخط لکھ کر بھیجیں اور دونوں طرف کچھ حاشیہ ضرور رکھیں۔

کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کی ترقی میں عورتوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔انہوں نے اپنی اگلی نسل کو سنبھالنا ہے۔پس عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خود بھی دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس طرف مائل کریں۔اپنے بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کریں،ان کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالیں۔اگر عورت چاہے تو اپنے گھر کے ماحول کو ٹھیک کر سکتی ہے۔حضور انور نے فرمایا اسلام میں عورت کا بہت بلند مقام ہے اس کو سمجھیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔آمین

موزمبیق کے وفد سے ملاقات:

اس تقریب کے بعد احمدیہ مسجد متوارہ میں ہمسایہ ملک موزمبیق سے آنے والے وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔موزمبیق سے 9/افراد اور پانچ عورتوں پر مشتمل یہ وفد تین دن کا سفر ٹرکوں پر طے کر کے آئے تھے۔گرمی کے موسم میں یہ لوگ اتنا لمبا سفر کر کے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی خاطر آئے تھے۔

حضور انور نے ان احباب سے موزمبیق میں جماعت کے حالات دریافت فرمائے اور ملکی حالات کا جائزہ لیا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے سب سے پرانا احمدی کون ہے تو ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے 1959ء میں مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب مبلغ سلسلہ کا ایک سنّی عالم سے مناظرہ سُن کر بیعت کی تھی۔انہوں نے بتایا کہ مناظرہ میں جب سنّی عالم کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے کہا کہ اس شخص (احمدی مبلّغ) کی بات نہ سننا یہ جادوگر ہے۔تو اس کے اس اعلان کو سُن کر میں نے بیعت کی۔

اس ملک میں جماعت کی رجسٹریشن اور مختلف علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کا حضور انور نے جائزہ لیا اور دیگر بہت سے انتظامی امور کا جائزہ لینے کے بعد ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے ان احباب کو نصیحت فرمائی کہ اپنے نوجوان بچوں کو وقف کریں اور وہ بطور معلّم ٹریننگ حاصل کریں تا کہ آپ کے لئے مبلغ کی ضرورت پوری ہو۔حضور انور نے فرمایا اگر آپ سب اپنا ایک ایک بچہ وقف کریں تو آپ کو کافی تعداد میں معلّمین مل جائیں گے۔حضور انور نے موزمبیق میں مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔اور احمدی بچوں کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیا اور انہیں تاکید کی کہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں۔مالی کمی کی وجہ سے آپ کا کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔حضور انور نے ان کی معاشی حالت اور زراعت کے نظام کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے تمام امور کے جائزہ اور رابطہ کے لئے تنزانیہ سے ایک مقامی مرکزی مبلغ بکر عبید صاحب کو بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

اس کے بعد سات بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ متوارہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ متوارہ ریجن افضل بھٹی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔احمدیہ مشن ہاؤس متوارہ مسجد کے احاطہ میں ہی واقع ہے۔اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ ہوٹل THE OLD BOMA تشریف لے آئے۔

12/مئی بروز جمعرات 2005ء

پروگرام کے مطابق نماز فجر کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل میں کیا گیا تھا۔صبح سوا پانچ بجے حضور نے نماز فجر پڑھائی۔

دس بجکر 45 منٹ پر حضور انور ہوٹل سے احمدیہ مسجد متوارہ کیلئے روانہ ہوئے۔مسجد میں متوارہ اور لنڈی ریجنز کی مجالس عاملہ کے ممبران حضور انور کے ساتھ میٹنگ کیلئے پہلے سے ہی موجود تھے اور اپنی جماعتوں کے لحاظ سے قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان ممبران کی تعداد یکصد پچاس سے زائد تھی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے عاملہ کے ان ممبران سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ جو مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے عاملہ کے ممبران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی ذمہ داری ایک عام احمدی سے بہت زیادہ ہے۔حضور انور نے فرمایا عہدہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہ عام احمدی سے زیادہ ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہے۔حدیث میں ہے ”سیّد القوم خادمھم“ اس لحاظ سے قوم کے لیڈر کا کردار ایک خادم کا کردار ہے۔آپ لوگ جو عاملہ کے ممبران ہیں اس لحاظ سے ہمیشہ مدّ نظر رکھیں کہ آپ لوگ کسی عہدہ کی خاطر عہدیدار نہیں بنائے گئے بلکہ کام کی خاطر بنائے گئے ہیں۔اس لئے عاملہ کے ہر ممبر کو احسن رنگ میں اپنے سپرد فرض کی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔صدر جماعت کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔بحیثیت صدر جماعت اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عاملہ کو ساتھ لے کر چلے اور بحیثیت صدر جماعت اپنی ذمہ داری پوری کرے۔اپنا نمونہ قائم کرے نمازوں کی ادائیگی میں،دعاؤں میں اور اعلیٰ اخلاق میں،اسی طرح باقی عہدیداروں کو بھی اپنے فرائض اَحسن رنگ میں ادا کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری مال کا کام چندہ وصول کرنا ہے۔جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت بتانی چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے نماز کے بعد دوسرا حکم مالی قربانی کا دیا ہے۔جو لوگ غریب ہیں ان کو چندے کی اہمیت بتائیں اور جو وہ دے سکتے ہیں اُن سے لیں۔جو امیر لوگ ہیں اور ان کے مالی حالات کسی حد تک بہتر ہیں ان کو مالی قربانی میں زیادہ بڑھنا چاہئے اور جو چندہ لینے والے ہیں ان کو بڑے اخلاص،امانتداری سے چندہ کی رقم مرکز میں جمع کروانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح سیکرٹری تربیت کو اپنا اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئے تبھی وہ دوسروں کی تربیت کر سکتا ہے۔اس طرح سیکرٹری تعلیم کو اپنے علاقہ کے بچوں کا ریکارڈ رکھنا چاہئے اور ان کی تعلیم کا خیال رکھنا چاہئے۔جو بچے مالی لحاظ سے کمزور ہیں اور تعلیم حاصل نہیں کر سکتے اُن کے نام مرکز کو بھجوانے چاہئیں تا کہ ان کی تعلیم کا انتظام کیا جا سکے۔

حضور انور نے فرمایا جیسا کہ میں نے کل بھی اپنے خطاب میں کہا تھا کہ کوئی احمدی بچہ تعلیم حاصل کئے بغیر نہیں رہنا چاہئے۔کسی احمدی بچے کو مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم نہیں چھوڑنی چاہئے۔حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے سیکنڈری سکول میں جاتے ہیں ان کا ریکارڈ رکھنا چاہئے۔اس کے بعد جو بچے مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو مزید تعلیم حاصل کرنی چاہئے تا کہ ملک کی خدمت کر سکیں۔اس لحاظ سے سب سیکرٹریان تعلیم کو فعال ہونا چاہئے اور والدین سے معلومات اور کوائف حاصل کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کو تفصیلاً بتا دیا ہے اب اگر آپ مالی کمی کی وجہ سے تعلیم نہ حاصل کر سکنے والوں کے نام نہیں بھجوائیں گے تو آپ کا قصور ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو سیکرٹری تبلیغ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ پروگرام بنانے چاہئیں۔آپ نے احمدیت کو اچھا سمجھ کر قبول کیا ہے۔یہ اچھائی دوسروں تک پہنچائیں۔تبلیغ کے گروپس بنانے چاہئیں جو تبلیغ کریں اور جو اچھے پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ لوگ ہیں ان کو نئے آنے والوں کی تربیت کا انتظام کرنا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ باتیں آپ کو بتا دی ہیں۔خدا آپ کو اس کی توفیق دے۔اسی طرح اور بہت سے عہدیدار ہیں سب کو اپنے اپنے شعبہ میں اچھے رنگ میں کام کرنا چاہئے۔

اس کے بعد حضور انور نے ممبران سے کہا کہ اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو بتائیں۔تو اس پر ایک ممبر نے کھڑے ہو کر حضور انور کا متوارہ میں آنے کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں نے کبھی زندگی میں سوچا بھی نہیں تھا کہ حضور کو دیکھوں گا۔آج جب حضور کو دیکھا ہے تو میری نئی پیدائش ہوئی ہے۔

ایک ممبر نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ باوجود بیمار ہونے کے یہاں پہنچا ہوں۔میں نے اور میری اہلیہ نے 1958ء میں بیعت کی تھی۔انہوں نے بتایا کہ میری اہلیہ نماز میں سست ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے بیوی بچوں کی تربیت کرے،باپ کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے۔اگر مائیں کمزور ہیں تو باپ بچوں کا خیال رکھے اور نمازوں کی طرف توجہ دلائے۔

ایک ممبر نے کہا کہ ہمارے علاقہ میں 1989ء میں جماعت قائم ہوئی تھی چالیس کے قریب گھر احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ہم نے مسجد کے لئے بلاکس بنا لئے ہیں۔اب مسجد بنانا چاہتے ہیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ امسال یہاں مسجد کی تعمیر مکمل کریں۔حضور انور نے فرمایا ہر جگہ جہاں ضرورت ہے مساجد تعمیر کریں۔

ان ممبران نے حضور انور کی خدمت میں ایک چھڑی اور بعض روایتی اشیاء پیش کیں۔آخر پر حضور انور نے ان تمام ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

پروگرام کے مطابق اب یہاں سے متوارہ ایئر پورٹ اور وہاں سے دارالسلام کے لئے روانگی تھی۔حضور انور یہاں سے گیارہ بجکر 40 منٹ پر روانہ ہو کر بارہ بجے ایئر پورٹ پر پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔بارہ بجکر 35 منٹ پر ایئر تنزانیہ کی فلائٹ TC 7941 متوارہ سے دارالسلام کے لئے روانہ ہوئی اور ایک بجکر 35 منٹ پر جہاز دارالسلام ایئر پورٹ پر اترا۔حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لائے۔پولیس کے Escort میں حضور انور کی گاڑی جو کہ حضور انور کے انتظار میں VIP لاؤنج کے سامنے کھڑی تھی۔حضور انور ایئر پورٹ سے روانہ ہو کر اپنی قیامگاہ Movinpick ہوٹل پہنچے۔

پونے پانچ بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں 'مسجد سلام' میں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں امیر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

لجنہ اماء اللہ تنزانیہ نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا تھا۔اس ڈنر کا انتظام 'مسجد سلام' کے بیرونی احاطہ میں کیا گیا تھا۔اس ڈنر سے فارغ ہو کر رات 9:30 بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13/مئی بروز جمعۃ المبارک 2005

نماز فجر حضور انور نے 'مسجد سلام' دارالسلام میں تشریف لا کر پڑھائی۔ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'مسجد سلام' دارالسلام میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔یہ خطبہ جمعہ ٹیلیویژن رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر کیا گیا۔اس طرح تنزانیہ کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو MTA کے ذریعہ Live نشر ہوا۔خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔خطبہ جمعہ کا مکمل متن علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم تنزانیہ کے ساتھ ملاقات

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پرائم منسٹر تنزانیہ HON.FREDRIKT.T.SUMAY سے ملاقات کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس تشریف لے گئے۔پرائم منسٹر سے ملاقات 35 منٹ تک جاری رہی۔اس ملاقات کے دوران باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔پرائم منسٹر نے تنزانیہ میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ خاموشی کے ساتھ خدمت کرنے والی پُر امن کمیونٹی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی،طبی اور زراعت کے میدان میں جماعت کی طرف سے خدمات پیش کیں اور بتایا کہ افریقہ کے کئی ممالک میں ہم یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور یہاں بھی ہمارے دو ہسپتال کام کر رہے ہیں اور مزید خدمت کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔پرائم منسٹر نے ملک کے اندر قائم شدہ حکومتی نظام کے بارہ میں تفصیلات بیان کیں۔حضور انور نے سڑکوں کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا اس طرح آپ کے دوسرے علاقوں سے رابطے بڑھیں گے لوگوں کو آمد و رفت میں آسانی ہوگی۔لوگ آسودہ حال ہوں گے اور ملک ترقی کرے گا۔آخر پر وزیر اعظم نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ملاقات کے آخر پر حضور انور نے وزیر اعظم کو ایک یادگاری شیلڈ پیش کی۔

وزیر اعظم نے جماعت احمدیہ کے سلوگن Love for all Hatred for none کا بھی ذکر کیا اور جماعت کے کردار اور اخلاق کی تعریف کی۔اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ واپس اپنی قیام گاہ تشریف لے آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ تنزانیہ کے ساتھ میٹنگ

پانچ بجے حضور انور اپنی جائے رہائش سے 'احمدیہ مسجد سلام' تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے تمام مہتممین اوران کے شعبہ جات اور کام کا تفصیل سے جائزہ لیا۔آئندہ کے پروگراموں اور لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کے 'دستور اساسی' کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرکے اپنے مہتممین کو دیں۔حضور انور نے خدام سے چندہ اکٹھا کرنے کے بارہ میں ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ خدام کا چندہ صرف اُن سے لینا ہے جو جماعت کا چندہ ادا کرتے ہیں۔جو جماعت کا چندہ ادا نہیں کرتے ان سے خدام کا چندہ نہیں لینا۔حضور انور نے آمد اور اخراجات کا بجٹ بنانے کے بارہ میں بھی تفصیل کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں اور کام کرنے کے طریق کے بارہ میں سمجھایا۔

میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ تنزانیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔چھ بجکر 30 منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

انفرادی فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور فیملیز سے انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔13 فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک پرانے بزرگ احمدی مکرم سالم ڈینڈی کلئے بھی تشریف لائے۔یہ بیمار تھے ان کے بچے ان کو 40 کلومیٹر سے گاڑی میں لائے تھے اور اٹھا کر کرسی پر بٹھایا تھا۔حضور انور ان سے ملنے کے لئے دفتر سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کا ہاتھ پکڑ کر روتے رہے اور بتایا کہ حضور کی تصویر دیکھ کر تسکین نہیں ملتی تھی اس لئے ملنے آیا ہوں اور حضور کو دیکھ کر سکون مل گیا ہے۔اس بزرگ احمدی نے پرانے مبلغین کے ساتھ مل کر بہت خدمت کی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

سات بجکر پچاس منٹ پر ملاقاتیں ختم ہوئیں۔اس کے بعد 'مسجد سلام' میں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ تمام قائدین کو انصار اللہ کی کانسٹی ٹیوشن مہیا کریں۔ان کو علم ہونا چاہئے کہ ان کے شعبہ کا کیا کام ہے۔ان کی کیا ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ قائدین کو ان کے شعبہ جات اور کام کے بارہ میں بتایا اور ان کو سمجھ کہ کس طرح آپ نے اپنے شعبہ کے تحت پروگرام بنانے ہیں اور پھر ان پر عمل کرنا ہے اور کروانا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ٹاؤن اور گاؤں میں جہاں انصار اللہ ممبران موجود ہیں وہ اپنی مجلس قائم کریں۔حضور انور نے آمد اور اخراجات کا بجٹ بنانے کے بارہ میں بھی تفصیل کے ساتھ ان کو سمجھایا۔حضور انور نے فرمایا اب وقت ہے کہ تمام ذیلی تنظیمیں فعال ہوں اور مستعد ہوں تو ترقی کی رفتار کئی گنا ہوگی۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔میٹنگ کے اختتام پر مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

اس کے بعد 8:30 بجے حضور انور نے 'مسجد سلام' میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

******

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ہندوستان ۱۹۹۹ء کے موقعہ کی تصاویر برائے ''سوونیئر خلافت جوبلی'' دفتر کو درکار ہیں۔جن احباب کے پاس حضور انور کے سفر دہلی، قادیان وغیرہ کی تصاویر ہوں براہ مہربانی دفتر اصلاح وارشاد میں بھجوادیں تا ان سے استفادہ کیا جا سکے۔امید ہے احباب جماعت ضرور تعاون فرمائیں گے۔

قبل ازیں بذریعہ سرکلر مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز وغیرہ کی تصاویر بھجوانے کے لئے بھی لکھا جاچکا ہے۔اس تعلق سے بھی کاروائی کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

تحریک وقف عارضی میں حصہ لیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 4.6.04 میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک وقف کرنا ہے۔''

اب ہندوستان کے اکثر صوبہ جات کے سکولوں، کالجوں، عدالتوں میں موسمی تعطیلات ہیں۔نظارت ھٰذا افراد جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایک یا دو ہفتے کے لئے وقف عارضی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔نیز امراء و صدر صاحبان و مبلغین و معلمین کرام اور سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ افراد کو تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے کی تحریک فرماتے رہیں۔اور اس تحریک میں حصہ لینے والے افراد کے اسماء نظارت ھٰذا کو بھجوائیں۔

اعلان ھٰذا کے ذریعہ یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ اگر امراء و صدر صاحبان یا سیکرٹریان تعلیم القرآن وقف عارضی، یا مبلغین و معلمین کرام کسی جماعت یا مقام پر نظارت کی ط[illegible] عارضی بھجوانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو نظارت ھٰذا کو مطلع فرمادیا کریں تا کہ واقفین بھجو[illegible]

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

سکندرآباد میں مسجد نور کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سکندرآباد کو مسجد بنانے کی توفیق ملی۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کا نام ''مسجد نور'' تجویز فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے سب کے لئے نور کا باعث بنائے۔مکرم مولوی پی ایم رشید صاحب ماہ مارچ سے بطور مبلغ سلسلہ سکندرآباد خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔جماعت کی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(صالح محمد الہ دین امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

ضروری اعلان بابت سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

تمام لجنات کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مرکزی اجتماع کے متعلق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ ارشاد موصول ہوا ہے کہ

''ہر تین سال بعد مرکزی اجتماع منعقد کرنے کے بجائے ہر سال اجتماع ہونا چاہئے''۔حضور اقدس کے اس ارشاد کے مطابق امسال بھی مرکزی اجتماع منعقد کیا جائے گا مرکزی اجتماع 22.21.20 ستمبر کو قادیان میں ہوگا اس روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان کی شرکت ضروری ہے۔(بشریٰ پاشا۔صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ 22.5.05 کو بمقام پرویز فنکشن ہال گلبرگہ کرناٹک میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے میری بچی امۃ الاحمدی کا نکاح ہمراہ مکرم انور احمد صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن بانے صاحب مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اسی دن رخصتی عمل میں آئی رشتہ کے باعث برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر یک صد روپے۔(محمد وسیم احمد گلبرگہ سابق صدر جماعت احمدیہ)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

بھارت کی درج ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں 23 مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود جماعتی روایات کے مطابق منعقد کیا۔ جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ سے ہوا اور اختتام اجتماعی دعا سے، دوران جلسہ بھی نظمیں پڑھی گئیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرۃ اور کارہائے نمایاں پر تقاریر کی گئیں۔ کثیر تعداد میں مردوزن نے شرکت کی جلسوں کی رپورٹ نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین ہے۔

قادیان :: جماعت احمدیہ قادیان کے زیر انتظام زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام ناظر اعلیٰ مسجد اقصیٰ میں صبح نو بجے جلسہ ہوا۔ جسمیں مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی تلاوت اور مکرم طاہر احمد صاحب گنائی متعلم جامعۃ المبشرین قادیان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا دوران جلسہ نظموں کے علاوہ مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب لون نے شرائط بیعت بھی پڑھ کر سنائیں۔
(رشید الدین پاشا صدر عمومی قادیان)

اراڈاپلی :: جماعت احمدیہ اراڈاپلی (آندھرا) نے ۲۶ مارچ کو زیر صدارت مکرم یعقوب صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جس میں خاکسار نے تقریر کی۔ مورخہ 30.3.05 کو صبح دو گھنٹے خدام الاحمدیہ کی طرف سے اجتماعی وقار عمل ہوا۔ جس میں مسجد کی دیواروں کا کام مکمل کرنے کے بعد صفائی کی گئی۔ اسی طرح ۵ روز تک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دو ممبرات نے مسجد کی تعمیر میں پانی کا انتظام کیا نیز ۱۱ مارچ کو ایک تربیتی جلسہ ہوا۔
(عبدالمناف معلم سلسلہ)

تیماپور :: جماعت احمدیہ تیماپور کرناٹک نے ۲۵ مارچ کو مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم طارق احمد صاحب عجب شیر۔ مکرم بشارت احمد صاحب ناگنڈ۔ رضوان احمد عجب شیر۔ مزمل احمد مختار پور۔ رفیق احمد مختار پور۔ کے سہیل احمد، کے آفتاب احمد، سید طاہر احمد عجب شیر۔ عبدالعزیز ناگنڈ۔ مکرم مولوی ظہور خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے تقریر کی دوران جلسہ چائے کا انتظام تھا۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔
(سید محمود احمد عجب شیر صدر جماعت)

بھونیشور :: جماعت احمدیہ بھونیشور اڑیسہ نے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان جلسہ کیا۔ خاکسار نے تلاوت کی۔ نظم شیخ رحمۃ اللہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے تقریر کی اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب میں احباب کو نصائح کیں اور دعا کرائی۔ جماعت کی طرف سے سب حاضرین کیلئے چائے اور ناشتہ کا انتظام تھا مسجد کو لائٹوں سے مزین کیا گیا۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

ممبئی :: جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر) نے زیر صدارت مکرم سید منور الدین صاحب ظہیر سیکرٹری اصلاح وارشاد الحق بلڈنگ میں جلسہ کیا۔ جس میں مکرم سید لئیق احمد صاحب۔ مکرم انوار احمد صاحب۔ مکرم زاہد الرحمٰن صاحب، مکرم محمد صابر صاحب۔ مکرم منور عالم صاحب۔ مکرم سید شکیل احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ تمام احباب کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

پینگاڈی :: جماعت احمدیہ پینگاڈی کیرلہ نے مسجد طاہر پینگاڈی میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم مولوی ایم علی کنجو صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم سابق امیر صاحب جماعت احمدیہ پینگاڈی، مکرم ایم محمد صاحب سابق صدر جماعت کنورتی۔ مکرم ناصر صاحب، مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب نے تقریر کی۔
اسی طرح ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود بھی ہوا (این کنجی احمد ماسٹر امیر جماعت احمدیہ)

حیدرآباد :: جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ۲۶ مارچ کو مسجد الحمد سعید آباد میں زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش جلسہ کیا۔ جس میں مکرم مولوی محمد وسیم خان صاحب انسپکٹر تحریک جدید۔ مکرم خواجہ معین الدین صاحب، مکرم احمد عبدالباسط صاحب۔ مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ اور خاکسار نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

جمشیدپور :: جماعت احمدیہ جمشیدپور (جھارکھنڈ) نے احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ کیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سید جمیل احمد صاحب صدر جماعت نے کی۔ مکرم سید ناصر احمد صاحب، مکرم سید فضل رب صاحب معلم۔ مکرم سید آفتاب عالم صاحب، خاکسار اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی (فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ)

چنتہ کنٹہ :: جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ آندھرا نے زیر صدارت مکرم سراج احمد صاحب سابق امیر جماعت جلسہ کیا۔ جلسہ میں مکرم محمود احمد صاحب بابو قائمقام امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، مکرم مولوی شریف احمد خان مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب نے تقریر کی۔ (بشارت احمد قائد مجلس)

جڑچرلہ :: جماعت احمدیہ جڑچرلہ آندھرا نے ۳ اپریل کو مسجد میں زیر صدارت مکرم میر احمد عارف صاحب جلسہ کیا۔ جس میں مکرم محمد ذاکر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ جبکہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی (شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ)

دھلی :: جماعت احمدیہ دہلی نے ۲۷ مارچ کو مسجد بیت الہادی میں زیر صدارت مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم سرور رضا صاحب نائب صدر دہلی۔ مکرم شاہد احمد صاحب بٹ۔ مکرم نصیر احمد صاحب ناظم انصار اللہ دہلی۔ مکرم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ اور خاکسار نے تقریر کی آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید کلیم احمد مبلغ سلسلہ)

دیودرگ :: جماعت احمدیہ دیودرگ کرناٹک نے 26 مارچ کو مسجد میں زیر صدارت خاکسار جلسہ کیا جس میں عزیز ارادت احمد فرید۔ فریحہ صدف۔ عزیز سعادت احمد، مکرم نصیر احمد طارق، مکرم اقبال احمد صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم فہیم احمد صاحب ایڈوکیٹ اور خاکسار نے تقریر کی آخر پر چائے اور شیرینی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔
(محمد خواجہ حسین صدر جماعت)

رشی نگر :: مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ رشی نگر (کشمیر) نے مشترکہ طور پر مسجد میں زیر صدارت مکرم الحاج عبدالرحمٰن صاحب ایتو صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ جس میں مکرم رئیس راجہ صاحب۔ مکرم عطاء الوحید گنائی صاحب، مکرم سراج الدین صاحب معلم، مکرم ریاض احمد صاحب معلم اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ اسی طرح برفباری کی وجہ سے 13 مارچ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مجلس انصار اللہ رشی نگر نے منعقد کیا۔ (غلام رسول لون زعیم انصار اللہ)

سونگھڑہ :: جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے مکرم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مسجد احمدیہ محی الدین پور سونگھڑہ میں جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم سہیل احمد صاحب طاہر، مکرم مولوی سید انصار اللہ مسلم صاحب، مکرم سید فضل مومن صاحب، مکرم سید انوار الدین صاحب، عزیز ذیشان، مکرم میر کمال الدین صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (سید انوار الدین سیکرٹری وقف نو)

سرکل سیتاپور یوپی :: سرکل سیتاپور یوپی کے زیر انتظام مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر کی زیر صدارت دوبجے دوپہر جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم نسیم احمد صاحب خان معلم، مکرم ظہیر عالم صاحب، اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ جلسہ میں مقامی مردوزن کے علاوہ ۴۰۰ سے زائد نو مبائعین نے شرکت کی۔ سب کی تواضع کا انتظام کیا گیا۔ (ظفر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ)

شموگہ :: جماعت احمدیہ شموگہ نے زیر صدارت مکرم سید اللہ بخش صاحب صدر جماعت مسجد میں جلسہ کیا۔ جس میں مکرم شعیب احمد صاحب برہان، مکرم خضر محمود صاحب، مکرم سید منان احمد صاحب، مکرم ایس کے جاوید احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی، صدر جلسہ کے خطاب کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔
(سید شکر اللہ مسلم مبلغ سلسلہ)

سرکل مرشداباد :: سرکل مرشد آباد کی درج ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ بھرتپور، ابراہیم پور، سکور گھاٹ، کرتنیاپاڑہ، کمارپور، تیج سنگھپور، اکڑ الیا بیرامپور، بحرپور۔
(شیخ محمد علی سرکل انچارج مرشدآباد بنگال)

فرید پور :: جماعت احمدیہ فرید پور حصار (ہریانہ) نے زیر صدارت مکرم مولوی ایوب خان صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ کیا، جسمیں عزیز نصیب صاحب، خاکسار، مکرم اکبر صاحب صدر جماعت اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔ یہ نئی جماعت ہے اور یہ پہلا جلسہ ہوا۔ (رشید احمد خان معلم وقف جدید)

کرڈاپلی :: جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے ۲۵ مارچ کو مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مسجد میں جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم شیخ عبدالمنان صاحب، مکرم تاتار محمد صاحب، مکرم شیخ نعیم صاحب معلم، مکرم انور خان صاحب، مکرم شیخ امام صاحب، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم سید فضل نعیم صاحب، اور خاکسار نے تقریر کی۔
(شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ)

لدھیانہ :: جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ۲۷ مارچ کو دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم شاہجہان صاحب راز صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ جسمیں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی سجاد خان صاحب، مکرم سیف الدین صاحب، اور قائد مجلس نے تقریر کی۔ ۵۰ کے قریب حاضرین نے شرکت کی۔ سب کی تواضع کی گئی۔ (نسیم احمد مبلغ سلسلہ)

چھتیس گڑھ :: صوبہ چھتیس گڑھ کی جماعتوں برپلاڈیہ نے مکرم مولوی نبی محمد صاحب معلم، پرداامیں مکرم مولوی منور دانی صاحب معلم، دیوگاؤں لندھرا میں مکرم مولوی محمد عزیز صاحب معلم کی نگرانی میں جلسہ ہوا حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (حلیم احمد مبلغ سلسلہ)

مسکرا :: جماعت احمدیہ مسکرا نے ۲۸ مارچ کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم عبدالجبار خان صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقریر کی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

راٹھ :: جماعت احمدیہ راٹھ نے بھی جلسہ کیا۔

اعلان نکاح

مورخہ 11 مارچ 05 کو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے عزیز صغیر احمد ابن مکرم خادم حسین صاحب ساکن دھری ریلوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیمہ اختر صاحبہ بنت مکرم فضل حسین صاحب ساکن دھری ریلوٹ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے (بابو حسین صدر جماعت دھری ریلوٹ)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر **15598** میں مقصود علی احمد خان ولد رصد علی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جمال شریعت احمد　　العبد مقصود علی احمد خان　　گواہ شد سید محمد سرور

وصیت نمبر **15599** میں نصیرہ سلیم زوجہ محمد عبد السلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر اباد ڈاکخانہ کیشو گیری ضلع حیدر اباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 زیور نقرئی 1/2 کلو اندازاً قیمت -/5000 زیور طلائی 18 تولے 22 کیرٹ جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔ قیمت اندازاً -/108000 ہار تین عدد، انگوٹھیاں تین عدد، کڑے دو عدد، ناک کے کوکے تین عدد، چوڑیاں دو عدد، کان کے کانٹے بالیاں ٹاپس گلے کی چین لاکٹ، زمین ایک ایکڑ کنڈ کور منڈل لے مورو لیج آر آر ضلع حیدر اباد اندازاً قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد محمد عبد السلیم　　الامۃ نصیرہ سلیم　　گواہ شد محمد لقمان دہلوی

وصیت نمبر **15600** میں اے اے مظفر احمد ولد ایم کے عبد العزیز قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن منار گھاٹ ڈاکخانہ منار گھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے ایک عدد موٹر سائکل بجاج ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی ایم محمد　　العبد اے اے مظفر احمد　　گواہ شد ایچ شمس الدین

وصیت نمبر 15602 میں یو انور احمد ولد یو ابو بلر قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 44 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن مریا کنی ڈاکخانہ تر دواڑام کو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/12/04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد امین محمد　　العبد یو انور احمد　　گواہ شد پی محمد یونس

وصیت نمبر 15603 میں ایم پی تسلینہ زوجہ کے پی قمر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 15/1/03 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بطور حق مہر میرے خاوند کی طرف سے اڑھائی تولہ سونا ملا ہے جو نیچے درج کر دیا گیا ہے کل زیورات پچیس گرام سونا۔ دو بالیاں 02 گرام، ایک نیکلس 10 گرام ایک ہار 13 گرام جس کی موجودہ قیمت -/16250 ہے اس کے علاوہ آبائی جائیداد اٹھارہ سینٹ زمین میں ایک پرانا گھر ہے جو کالیکٹ کے سول اسٹیشن کے پاس واقع ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً چودہ لاکھ روپیہ ہو سکتی ہے جس کے لئے پانچ حقدار ہیں مذکورہ بالا جائیداد میں سے میرا جو بھی حصہ ملے گا اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی آمد یا جائیداد میری ہوگی اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ سالانہ 4800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد کے پی قمر الدین　　الامۃ ایم پی تسلینہ　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15604 میں محمد سراج احمد ولد محمد علی جان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن پالا کرتی ڈاکخانہ پالا کرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3015 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد محمد سراج احمد　　گواہ شد فہیم الدین

وصیت نمبر 15605 میں محمد یعقوب ولد ننھے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن حال تمڑ پلی ڈاکخانہ تمڑ پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت 2920 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد محمد یعقوب　　گواہ شد محمد سراج احمد

وصیت نمبر 15606 میں فہیم الدین ولد محمد فخر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ہمبکنڈہ ڈاکخانہ ہمبکنڈہ ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدہ صاحبہ کا مکان ہے ابھی وہ حیات ہیں دو عدد آٹا چکی ترکہ والد صاحب جس کی قیمت -/25000 لگی ہے اس میں والدہ سمیت ۵ حصہ دار ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت -/2920 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد فہیم الدین　　گواہ شد محمد نور الدین

وصیت نمبر 15607 میں سید کریم ولد سید شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 19 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن کٹا کشا پور ڈاکخانہ نیریڈو پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد فہیم الدین　　العبد سید کریم　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15608 میں جینتی بھائی جے پٹیل ولد جیٹھا بھائی پٹیل قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن دھنراج پارک ڈاکخانہ چکھودرا ضلع آنند صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان ایونو سروے نمبر 121-122-138 اور نمبر 138 میں سے 11.A اور 12.A مکان نمبر 228.53 ہوم لینڈ ہے۔ مذکورہ زمین میں خاکسار جینتی بھائی اور خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم للت بھائی جے پٹیل ہم دونوں کا برابر حصہ ہے۔ جس میں خاکسار کے حصہ کی موجودہ قیمت 11.00000 (گیارہ لاکھ) روپے۔ ہوٹل ریونو سروے نمبر 444-Total Hacter-0.51.60 میں سے 0.18.23 ہیکٹر میٹر 1823 میں ہم چار حصے دار ہیں ۱۔ جینتی بھائی جے پٹیل ۲۔ للت بھائی جے پٹیل ۳۔ کوشک بھائی جش بھائی پٹیل ۴۔ جیتندر کمار جش بھائی پٹیل۔ جس میں سے خاکسار کے حصہ کی موجودہ قیمت 7,00000 (سات لاکھ) روپے ہے۔ کل 18,00000 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مقصود علی احمد خان مبلغ　　العبد جینتی بھائی جے پٹیل　　گواہ شد للت بھائی جے پٹیل

وصیت نمبر 15609 میں للت بھائی جے پٹیل ولد جیٹھا بھائی پٹیل۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1999۔ ساکن دھنراج پارک آنند سارسہ روڈ ڈاکخانہ چکھودرا ضلع آنند صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان ایونو سروے نمبر 121/1 :138:122 ہے۔ اور نمبر 138 میں سے 11.A اور 12.A (مکان نمبر) سکیئر میٹر 228.53 ہوم لینڈ۔ مذکورہ زمین میں خاکسار للت بھائی جے پٹیل اور خاکسار کے بڑے بھائی جینتی بھائی جے پٹیل دونوں کا حصہ برابر ہے۔

جس میں خاکسار کے حصہ کی موجودہ قیمت -/1100000 روپے ہے۔ ہوٹل ایونو سروے نمبر 444-Total Hactor-0.51.60 اس میں سے 0.18.23 میں ہم چار حصے دار ہیں جینتی بھائی جے پٹیل۔ للت بھائی جے پٹیل۔ کوشک بھائی جش بھائی پٹیل۔ جیتندر کمار جش بھائی پٹیل جس میں سے خاکسار کے حصہ کی موجودہ قیمت 7.00000 (سات لاکھ) روپے ہے۔ کل اٹھارہ لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 10,000 دس ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مقصود احمد خان　　العبد للت بھائی جے پٹیل　　گواہ شد جینتی بھائی پٹیل

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

فون: 04524-211649
04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 | Tuesday | 28 June 2005 | Issue No 26

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

قسط 3

تبلیغ کے میدان میں انقلاب لائیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنی قوم کو اور اپنے لوگوں کو بُرے کاموں سے نجات دلائیں

مستورات سے خطاب، جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب، اجتماعی بیعت، متوارہ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال، احمدیہ مسجد متوارہ کی افتتاحی تقریب، وزیر اعظم تنزانیہ کے ساتھ ملاقات، موزمبیق کے وفد سے ملاقات، متوارہ اور لُنڈی ریجنز کی مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

10 رمئی بروز منگل 2005ء:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ تنزانیہ کا دوسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ سوا دس بجے صبح لجنہ اماء اللہ سے خطاب کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ایک وسیع وعریض پارک میں جلسہ کے جملہ انتظامات کئے گئے تھے۔ مردانہ مارکی سے کچھ فاصلہ پر لجنہ کے لئے مارکی لگائی گئی تھی۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ کھانا کھلانے کے لئے اور دیگر انتظامات کے لئے علیحدہ شامیانے کینیا سے منگوائے گئے تھے کیونکہ تنزانیہ میں یہ چیزیں دستیاب نہیں ہیں۔

مستورات سے خطاب:

لجنہ اماء اللہ تنزانیہ کے جلسہ کے اس سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی اس کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

اسلام نے عورت کی تربیت کے بارہ میں بہت کچھ بیان کیا ہے۔ ہر احمدی عورت کو چاہئے کہ ان اسلامی تعلیمات کو سمجھے اور ان پر عمل کرے۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے اس لئے آپ کا بہت بڑا فرض بنتا ہے کہ ان اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت کو چاہئے کہ اپنی حفاظت کرے۔ حضور انور نے سورۃ الممتحنہ کی آیت نمبر 13 کی تلاوت فرمائی اور اس آیت قرآنیہ میں دی گئی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں بہت اعلیٰ معیار اور صفات کی حامل عورتوں کے بارہ میں تعلیم ہے کہ وہ شرک نہیں کریں گی اور دوسری برائیوں میں ملوث نہیں ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ عورتیں عام طور پر کمزور ہیں یہاں جو شرک کا تعلق عورت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جلد شرک میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا شروع کر دیتی ہیں۔

حضور انور نے خواتین کو نیکیاں اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ صدقہ دیں، خدا تعالیٰ کی حمد کریں اور اُسی سے مدد مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض عورتیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی بجائے دنیا کی چیزوں سے مدد مانگتی ہیں اور خدا تعالیٰ کو بھول جاتی ہیں۔ فرمایا اگر عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو پھر آئندہ نسلوں میں اچھے بچے پیدا ہوں گے۔ ہر عورت کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کرنی چاہئے کہ آئندہ آنے والی نسل اچھی ہو اور نیکیوں پر قائم ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد عورت تکلیف میں گرفتار ہو جاتی ہے اور وہ سارا عرصہ اس تکلیف کو برداشت کرتی ہے۔ بچے کو اٹھائے رکھتی ہے۔ کیا ایسی عورت اپنے بچے کو قتل کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ فرمایا کہ یہاں اس قتل کا مطلب یہ ہے کہ غلط تربیت کر کے اپنی اولاد کو قتل نہ کرے۔ پس ہر عورت کو چاہئے کہ وہ خود اچھا بنے اور اپنے بچوں کو اچھا بنائے اور بچوں کو اچھی طرح سکھائے کیونکہ بچہ اچھا بھی جلد سیکھتا ہے اور بُرا بھی جلد سیکھتا ہے۔

حضور انور نے ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی بہت بُرا تھا وہ قتل اور ڈاکہ زنی میں ملوث تھا۔ ایک دن انہی کاموں نے اُس کو پھانسی کے تختہ پر پہنچا دیا۔ پھانسی سے قبل اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا اپنی ماں سے ملاقات کا خواہشمند ہوں۔ جب اُس کی ماں اُسے ملنے کے لئے آئی تو اُس نے ماں سے کہا اپنی زبان باہر نکالو۔ جونہی اس نے زبان نکالی تو اس نوجوان نے اپنے دانتوں سے بُری طرح اس کو کاٹ دیا۔ وہ درد سے چلائی۔ یہ شور شرابہ سُن کر چوکیدار نے اُس کو پکڑ کر پوچھا کہ تمہیں شرم نہیں ہے۔ پھانسی کے قریب ہو اور پھر بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہو۔ اُس نوجوان نے جواب دیا کہ میں جب بچپن میں چھوٹی موٹی غلطیاں کرتا تھا تو لوگ میری والدہ کے پاس شکایات لے کر آتے تھے تو یہ ان شکایات کی کوئی پرواہ نہ کرتی تھی اور مجھے منع بھی نہیں کرتی تھی۔ آج اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ میں پھانسی کے تختہ تک پہنچا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ماؤں کو اپنے بچوں کے احساسات کو دیکھنا چاہئے اور ان کو اچھی طرح سکھانا چاہئے۔ ہمیشہ ان کے اخلاق کو درست کرنا چاہئے اگر آپ نے ایسا کر لیا تو آپ کامیاب ہو گئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اُس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتوں کی نمائندگی میں آئی ہوں۔ جہاد مردوں کے لئے ہے یا ہم عورتوں کے لئے بھی۔ اس سلسلہ میں کوئی حکم ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے خاوندوں کی اطاعت کرو۔ اللہ کے حقوق ادا کرو۔ یہی تمہارا جہاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر بچوں کی تربیت اچھی ہو تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آج کے دور میں تلوار کا جہاد ختم ہے۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت ہی جہاد ہے اور عورت کا جہاد اپنے خاوند کی اطاعت کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عورت کا جہاد اپنے آپ کی حفاظت کرنا بھی ہے اور زنا سے بچنا بھی ہے۔ عورت کو چاہئے کہ اس کے خلاف جہاد کرے۔ افریقن ممالک ایڈز کی بیماری سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سو سال قبل اس بیماری کے بارہ میں بتا دیا تھا اور آج جو اسلامی تعلیمات کی پرواہ نہیں کرتا وہ ان مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ہر عورت کو چاہئے کہ وہ اس سے بچے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے۔

حضور انور نے فرمایا: افریقہ کی عورت بہت محنتی ہے۔ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے۔ سوسائٹی کے لئے اور اسلام کے لئے اعلیٰ مثال ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور آپ اپنے ملک کی مثالی عورتیں بنیں۔ آمین

حضور انور کا خواتین سے یہ خطاب گیارہ بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور نے بکری عبیدی صاحب مبلغ تنزانیہ کی بچیوں کو بلایا اور انہوں نے کورس کی شکل میں خوش الحانی کے ساتھ استقبالیہ نظم پیش کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد سلام دارالسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس ہوٹل میں تشریف لے گئے۔

رات بھر شدید بارش ہونے کی وجہ سے جلسہ کے انتظامات متأثر ہوئے۔ بارش کا یہ سلسلہ آج سارا دن جاری رہا اور اُس پارک میں جہاں جلسہ کے لئے مارکی لگائی گئی تھیں اور دیگر انتظامات کئے گئے تھے پانی کھڑا ہو گیا۔ اس ہنگامی صورتحال میں جلسہ کی انتظامیہ نے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک وسیع وعریض ہال کرایہ پر حاصل کر کے جلسہ کے اختتامی اجلاس کے انتظامات کئے۔ صرف دو گھنٹوں کے اندر نہایت خوش اسلوبی اور نظم و ضبط کے ساتھ جلسہ کے تمام انتظامات اس ہال میں منتقل کر دیئے گئے اور جلسہ میں شامل ہونے والے دس ہزار سے زائد احمدی احباب بھی انتہائی کم وقت اور

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں